بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۸ شمارہ ۲۳

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۸ روپے
ششماہی ۴ روپے
ممالک غیر ۱۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ نئے پیسے

۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ — ۵ احسان ۱۳۴۸ ہش — ۵ جون ۱۹۶۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳ احسان (جون) - ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ یہ اطلاع ایک درویش کی زبانی معلوم ہوئی ہے جو ہفتہ زیرِ اشاعت پاسپورٹ پر ربوہ سے واپس آئے ہیں۔

قادیان ۳ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اہل وعیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب جنوبی ہند کے تبلیغی وتربیتی دورہ پر ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر وحضر میں سب کا حافظ وناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لائے آمین۔

● — ۳ جون۔ آج سے مولوی فاضل کلاس کا امتحان شروع ہوا۔ مدرسہ احمدیہ کے چار طالبعلم اور دو پرائیویٹ اُمیدوار اس امتحان میں شرکت کے لئے گورداسپور سنٹر میں گئے ہوئے ہیں۔ احباب طلباء کی امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا فرمادیں۔

بارہویں کامیاب آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا رُوح پرور پیغام

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری۔ عُلماءِ سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی تزئیل کالیکٹ

کیرالہ کی احمدیہ جماعتوں نے امسال بھی حسبِ سابق اپنی سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی۔ وقار اور اسلامی طریقہ پر منعقد کی۔ اس کانفرنس کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ اس میں شرکت کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب خود بنفسِ نفیس تشریف لائے اور اس طرح آپ کے ورودِ مسعود نے اس کانفرنس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تشریف آوری

مورخہ ۹ ہجرت ۱۳۴۸ ہش، بروز جمعۃ المبارک صبح ½۱۰ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج صوبہ بنگال واڑیسہ کی معیت میں کالیکٹ میں وارد فرما ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر نہایت شاندار اور عقیدت بھرا استقبال کیا گیا۔ جوں ہی حضرت صاحبزادہ صاحب ریل سے نیچے اُترے، آپ کو اور محترم مولانا امینی صاحب کو مکرم صدیق امیر علی صاحب صدر صوبائی کمیٹی نے پھولوں کا ہار پہنا کر خوش آمدید کہا۔ اور سارا ریلوے سٹیشن اھلاً وسھلاً ومرحبًا، نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی وروایتی نعروں سے گونج اُٹھا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب استقبال کے لئے آئے ہوئے سینکڑوں عقیدت مندوں سے جو دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے مصافحہ فرماتے رہے۔ خاکسار اُن سب کا محترم صاحبزادہ صاحب سے تعارف کراتا رہا۔ اس کے بعد یہ قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا۔

خطبہ جمعہ

محترم صاحبزادہ صاحب نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے مختلف تربیتی اُمور پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس اُردو تقریر کا ملایالم میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب ساتھ کے ساتھ ترجمہ سُناتے رہے۔

مہمانانِ کرام

یہ خدا تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ ہر سال ہماری کانفرنسوں میں حاضری تدریجًا بڑھتی رہی اور میزبانوں کے اندازے ہمیشہ غلط ہوتے رہے۔ چنانچہ پچھلے سالوں کی نسبت اس مرتبہ بھی آدی ناڑ۔ الانور۔ بڑاگرہ۔ کینانور۔ چیلاکرہ۔ ایرناکولم۔ آتی راپورم۔ کوڈالی۔ کوڑیتھور۔ کروناگپلی۔ کردلائی۔ کڑلائی۔ کوٹار۔ مارگھاٹ۔ مرکرہ۔ مدراس۔ میلاپالیم۔ پینگاڈی۔ پتہ پیریم۔ ساتان کُلم۔ سنکرن کوٹیل۔ ٹیلچری۔ منجیشور۔ موگرال اور انجارا کنڈی وغیرہ جماعتوں سے کثیر تعداد میں مہمانانِ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کانفرنس میں شریک ہوئے۔

ان پچیس ۲۵ جماعتوں سے قریبًا ۵۰۰ احمدی احباب تشریف لائے۔ کالیکٹ شہر کے سینکڑوں احمدی احباب اُن کی مہمان نوازی اور دیگر خدمات کی سرانجام دہی کے لئے ہمہ وقت تیار تھے۔

مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام کانفرنس کمیٹی کے سپرد تھا۔ چنانچہ تین روز تینوں وقت نہایت سلیقہ اور خوش اسلوبی سے یہ فریضہ سرانجام پایا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کانفرنس کا افتتاح

آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کا پہلا اجلاس کالیکٹ ٹاؤن ہال میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت مکرم کنجی احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔

مکرم صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کی۔ اور مختلف اُمور کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا دُوسرا نام ہے۔

افتتاحی تقریر

اِس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبۂ استقبالیہ سُنایا۔ آپ نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو ضلالت وگمراہی کے بھنور سے نکالنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ آپؑ کے متعلق مخبرِ صادق حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ اِن تمام پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے آپ دُنیا میں تشریف لائے۔ لیکن فرمانِ خداوندی

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔

کے مطابق دنیا نے آپ کے ساتھ وہی سلوک کیا جو تمام انبیاء کے ساتھ ہوتا رہا مگر خدا تعالیٰ نے بھی آپ کے ساتھ

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي۔

کا سلوک فرمایا۔ اس طرح نہایت قلیل عرصہ میں ایک رُوحانی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو اس بات کا یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی اختیار کرنے کے نتیجہ میں اپنے اندر کتنا بڑا رُوحانی انقلاب پیدا ہوا ہے۔

صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی اور مخالفوں کی ناکامی کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے کئی روشن دلائل بیان فرمائے۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر دپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۵ ر احسان ۴۸ ۱۳ ہش

اُمّت کا ایمان و عمل قرآن سے کیونکر مربوط ہو؟

اخبار صدق جدید میں صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری کا ایک مُراسلہ شائع ہوا ہے جو ایک سوال اور اس کے جواب پر مشتمل ہے۔ سوال یہ ہے کہ بحیثیت ایک داعی ملت کے، اُمّت اسلامی کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے؟

جناب صوفی صاحب نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس میں پہلے نمبر پر تو آپ نے اس امر کی تجویز پیش کی ہے کہ مسلم زعماء ایک خالص دینی نوعیت کی شورائیت کرتے ہوئے ایک طرف تو توحید و اخوت کی اسلامی دعوت کو سارے ملک کے سامنے خالص مبلغانہ انداز پر پوری یکسوئی سے پیش کریں۔ دوسری طرف خود اُمّت کے لئے ایسا اصلاحی پروگرام بنائیں کہ جو اس کے فرد فرد کو بلا واسطہ طور پر اسلام سے مربوط کر دے۔ بقول آپ کے

"یہ طریق اصلاحِ اُمّت کو تفرقہ پرداز داخلی جھگڑوں سے ہٹا کر مجموعہ فرد کو مبلغ بنا دے گا۔ اسی کی آج ضرورت ہے"

اس کے بعد ان تجاویز کو عملی شکل دینے کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:-

"تیرہ سو برس کی ملوکی تاریخ نے معاشرے کو ناہموار توجیہاتِ دین کے اندر جس طرح لپیٹ دیا ہے اس نے اُمّت میں وہ سارے تضاد عملاً پیدا کر دئے ہیں جس میں سابقہ اُمّتیں الجھ کر سب متاعِ دین کو کھو بیٹھیں ـــــ لہٰذا اُمّت کو تیرہ سو برس کی تمام ناہمواریوں سے نکالنے کی صرف ایک صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید و اسوۂ کاملہ حضرت خاتم الانبیاء کو کُل دین کی حیثیت سے اُمّت کی دسترس میں لایا جائے۔ اور اُمّت کے ایمان و عمل کو بلا واسطہ اُن سے مربوط کیا جائے۔ فقہی مسائل کو علماء سے پوچھ لیا جا سکتا ہے۔ مگر ایمانیات و اخلاقیات کو بلا واسطہ جمہور اُمّت کی زندگیوں میں قرآن مجید و اسوۂ خاتم الانبیاء کے ذریعہ مربُوط کرنا ہے" (صدق جدید ۹ر مئی ۱۹۶۹ء صٓ)

بادی النظر میں صوفی صاحب کی یہ دونوں تجاویز وزن دار اور معقول معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ سب عالمِ تخیّل کی باتیں ہیں عمل کے میدان میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اِس لئے کہ جس کسی تجویز کو عمل کے ساتھ تقویّت حاصل نہیں اس کی قدر و قیمت کچھ بھی نہیں۔ بطور مثال پہلے نمبر پر اسی بات پر غور کر لیا جائے کہ کیا مسلم زعماء کی ایسی شورائیت ممکن بھی ہے؟ تا بعد اس کے ٹھوس بنیادوں پر کسی نتیجہ خیز کام کی امید ہو سکے ـــــ ان کے بارے میں اب تک کا تجربہ تو کچھ حوصلہ افزا نہیں ہے۔ باتیں بہت ہیں مگر سب عمل سے خالی۔ دعوے بہت ہیں مگر بغیر دلیل کے۔ اور یہی حشر ہمیں صوفی صاحب کے مجوزہ اصلاحی پروگرام کا نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ جس طریقہ سے یہ سب امیدیں وابستہ رکھی جا رہی ہیں خود اُن کا اپنا وجود دن بدن افرادِ اُمّت پر قطعی طور پر بے اثر ہوتا جا رہا ہے ـــــ!!

ماسوا اس کے دونوں باتوں کی اصل بنیاد وہی ہے جس کی طرف صوفی صاحب کا اپنا ذہن بھی گیا ہے یعنی مسلمانوں کے ایمان و عمل کو قرآن کریم کے ساتھ مربوط کیا جانا ـــ!! موجودہ زمانہ میں عامۃ المسلمین میں جس چیز کی کمی ہے وہ ایمانِ حقیقی سے پُر ہونا ہے۔ سچ پوچھئے تو ایمان کی قیمتی متاع سے، آج مسلمانوں کے دل اس طرح خالی ہیں جس طرح کبوتر کے اڑ جانے سے اس کا گھونسلا خالی پڑا ہو۔ نام کے مسلمان بڑی تعداد میں نظر آتے ہیں مگر اُن کے اندر حقیقی اور زندہ ایمان جسے عمل کے ساتھ تقویّت حاصل ہو کہیں نظر نہیں آتا۔

اسلئے اس وقت ضرورت ہے اس بات کی کہ مسلمانوں کے دلوں میں وہ زندہ ایمان پیدا ہو جس کی حرارت اُمّت میں قوتِ عملیہ پیدا کر دے ان کی کاہلی اور سُستی دُور ہو، اُن میں وہ جرأت اور دلیری پیدا ہو کہ عواقب سے بے پرواہ ہو کر دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں، دنیا کی محبت سرد ہو کر خدا کی محبت ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جائے۔

واضح ہو کہ اس طرح کا زبردست انقلاب اور غیر معمُولی رُوحانی تغیّر کبھی بھی کسی زمانہ میں نام نہاد زعماء کے شورائی فیصلوں سے نہیں آیا۔ اور نہ ہی زمین والے اس طرح کی مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ تاریخِ اقوام اس بات پر شاہد ہے کہ رُوحانی شخصیتوں کے انفاسِ قدسیہ اور اُن کی پاک صحبت ہی ایسے انقلاب کا ذریعہ اصلی ہیں۔ اور اب بھی ملّتِ اسلامیہ کو موجودہ قعرِ مذلت سے نکالنے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ جب تک افرادِ ملت اس وسیلہ کو اختیار نہیں کریں گے گوہرِ مقصود سے اسی طرح دُور رہیں گے جس طرح باوجود شدید خواہش کے اب تک دُور رہتے چلے آ رہے ہیں ـــــ!!

جن غیر معمُولی حالات سے ملّتِ اسلامیہ اس وقت دوچار ہے مسلم زعماء کے بس کا یہ روگ ہرگز نہیں ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کب کے مسلم زعماء اس مقصد کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ ملّت کی کشتی جس بھنور میں پھنسی تھی اب بھی وہیں کی وہیں ہچکولے کھا رہی ہے ـــــ ان کے پاس قرآنِ پاک کے پُورے تیس پارے بھی موجود ہیں۔ سیرتِ مقدسہ پر بڑی بڑی تصانیف موجود ہیں۔ ان موضوعات پر گھنٹوں بولنے والے خطیبوں کی کمی نہیں ہے۔ پھر ہزاروں ہزار سند یافتہ علماء اور مفکّرین کی شب و روز "مخلصانہ" مساعی جاری ہیں۔ مگر تمام تر کاوشوں کے باوجود افرادِ ملّت کے اندر خرابی اور فساد برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اِس میں کسی نوع کی کمی نہیں آئی ـــــ اِن حالات میں کچھ بعید نہیں کہ صوفی صاحب کی تجاویز بھی نقش بر آب بن کر رہ جائیں ـــــ!!

جناب صوفی صاحب کے جواب کا آخری حصّہ جسے ہم نے اُن کے اپنے الفاظ میں بجنسہٖ نقل کر دیا ہے اپنے اندر ایک بڑی صداقت رکھتا ہے۔ خدا بھلا کرے صوفی صاحب کا کہ انہوں نے غیر مبہم الفاظ میں اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ اُمّتِ مسلمہ میں وہ سب قسم کی خرابیاں آچکی ہیں جن کے سبب سابقہ اُمّتیں متاعِ دین کھو بیٹھیں ـــ مطلب یہ کہ جن افراد کو اُمّت کے مقدس نام کی طرف نسبت دی جا رہی ہے اُن کے ایمان و عمل قرآن کریم کے ساتھ مربُوط نہیں ہیں۔ اب آئیے! اس خطرناک صورتِ حال کو سامنے رکھ کر قرآن کریم ہی سے راہنمائی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے ازلی دستور کو پیش کرتے ہوئے بیان کرتا ہے:-

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۔
(الصّافات، آیت ۷۱-۷۲)

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

میرے آنے کا مقصد

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اسی طریق پر خدا نے جو مجھے مامور کیا ہے اور میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ مَیں دُنیا کو دکھادُوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔ اور یہ بات کہ محض اس یقین ہی سے انسان پاک زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے، ایسی صاف ہے جس کے لئے ہم کو منطقی دلائل کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خود انسان کی فطرت اور روزمرّہ کا تجربہ اور مشاہدہ اس کے لئے زبردست گواہ ہیں کہ جب تک یہ یقین کامل نہ ہوگا کہ خدا ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے کوئی اور حیلہ کسی صورت میں کارگر ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن اشیاء کی تاثیرات کی عمدگی کا ہم کو علم ہے، ہم کیسے دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہیں۔ اور جن چیزوں کو اپنے وجود کے لئے خطرناک زہریں سمجھتے ہیں، اُن سے کیسے بھاگتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو اس جھاڑی میں اگر ہمیں یقین ہو کہ سانپ ہے تو کیا کوئی بھی ہم میں سے ہوگا جو اس میں اپنا ہاتھ ڈالے، یا قدم رکھ دے؟ ہرگز نہیں .... اب وہ بات کیا ہے جس نے دل میں خوف اور ہراس پیدا کیا ہے کہ کسی صُورت میں بھی دل اس طرف کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ وہی یقین ہے جو اس کی مہلک اور مُضر تاثیرات پر ہو چکا ہے۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں ہم دے سکتے ہیں اور یہ ہماری زندگی میں روزمرّہ پیش آتی ہیں"

(الحکم ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۱ء)

مومن کو اپنی پیدائش کے مقصد پر غور کر کے نیکی کی کوشش کرنی چاہیئے

ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے ہمارے تمام کاموں کی بنیاد مذہب اور روحانیت پر ہے

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمودہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
ڈیڑھ ماہ سے مجھے حرارت ہے اور اس

حرارت کی حالت

میں ہی میں جمعہ پڑھانے آ جاتا رہا ہوں لیکن کچھ دنوں سے مجھے نزلہ کی شکایت ہے۔ جس کا گلے پر بھی اثر ہے جیسا کہ میری آواز سے ظاہر ہے۔ میں اچھی طرح بول نہیں سکتا چونکہ آج تکلیف میں افاقہ ہے اس لئے میں نے خیال کیا کہ جمعہ خود ہی پڑھا آؤں ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔

ہمارے تمام کاموں کی بنیاد

مذہب اور روحانیت پر ہے۔ میں کچھ عرصہ سے جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ وہ اس جماعت کی غرض و غایت کو سمجھیں میں یہ نہیں کہتا کہ ہر شخص سو فیصدی مکمل ہو جائے۔ سو فیصدی مکمل تو صحابہؓ کی جماعت بھی نہیں تھی آخر انسانوں میں تفاوت ہوتا ہی ہے۔ کوئی انسان بڑا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹا۔ کچھ لوگ آگے نکل جاتے ہیں اور کچھ دوڑنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن انہیں آگے نکلنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پھر کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوڑ بھی نہیں سکتے۔ وہ جلدی جلدی چلتے ہیں اور پھر کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو چل بھی نہیں سکتے۔ لیکن ان میں حرکت کرنے کی خواہش ہوتی ہے اس لئے وہ گھسٹتے ہیں لیکن بہر حال سب کے اندر کچھ نہ کچھ حرکت ضرور ہوتی ہے۔ ارادہ رکھنے والے لوگ بے حرکت نہیں ہوتے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ پل صراط کے اوپر سے جو بال سے بھی زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہو گی گزریں گے کچھ لوگ تو ایسے ہوں گے کہ وہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ کچھ ہوا کی تیزی کی طرح اس پر سے گزر جائیں گے۔ کچھ گھوڑے کی طرح دوڑتے ہوئے اس پر سے گزر جائیں گے کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے اس پر سے گزر جائیں گے۔ کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو گھسٹتے ہوئے اس پر سے گزر جائیں گے۔ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مومن کی کوششوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ بعض لوگ اس بیوقوفانہ امید میں ہیں کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ ایک لمبی تلوار لے کر ایک پل بنائے گا۔ اس تلوار کی دھار پر سے کوئی گھوڑے کی طرح دوڑتا ہوا نکل جائے گا کوئی آدمی کے تیز دوڑنے کی طرح دوڑتا ہوا نکل جائے گا۔ کوئی آدمی کے چلنے کی طرح چل کر اس پر سے گزر جائے گا۔ اور کوئی سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا اس پر سے گزر جائے گا۔ مگر کیا تلوار کی دھار جیسے تیز پل پر سے گزرنا ممکن بھی ہے۔ کیا

بال سے باریک پل

پر سے گزرنا انسان کی طاقت میں ہے ذرا ایک بال پر گھٹنے رکھ کر دیکھو تم اسے کتنا بھی مضبوط تصور کر لو کیا تم اس پر ایک کے بعد دوسرا گھٹنا رکھ سکتے ہو۔ نٹ رسے باندھ کر ان پر ناچا کرتے ہیں۔ لیکن نٹ بھی رسوں پر ناچتے ہیں۔ بال پر یا تلوار کی دھار پر نہیں پھر بجلی کی طرح چلنا تو انسان کی طاقت میں نہیں ہوا کی طرح اڑنا انسان کی طاقت میں نہیں۔ بیشک احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ پل صراط پر سے بجلی کی طرح تیزی سے گزریں گے۔ اور گزشتہ انبیاء کی روایات سے بھی پل صراط پر سے تیز دوڑ کر گزرنے کا پتہ لگتا ہے لیکن یہ سب تمثیلی زبان ہے اور پھر سوال یہ ہے کہ ہم۔

اگلے جہان میں

دو گڑھا کیاں پائیں گے جس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہمیں پل سے گزر کر جانا ہوگا۔ وہ پل کن دو سروں کو ملاتا ہوگا۔ اس دنیا اور اگلی دنیا کا تو آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ یہ دنیا جسمانی ہے اور اگلی دنیا روحانی۔ اس لئے اس دنیا سے اگلی دنیا میں جانے کیلئے کسی پل کی ضرورت ہی نہیں۔ عزرائیل جان نکالتا ہے، اور انسان اگلے جہان میں چلتا جاتا ہے۔ لاکھوں انسان ہر روز اگلے جہان میں جاتے ہیں۔ ان کے جانے کے لئے کسی پل کی ضرورت نہیں۔ وہ پل جو بال سے زیادہ باریک ہوگا ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ وہ پل جو

تلوار کی دھار سے زیادہ تیز

ہوگا ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ وہ پل جس پر سے روزانہ لاکھوں روحیں جاتی ہیں کبھی نے نہیں دیکھا۔ پھر یہ پل کس لئے ہے۔ اگر یہ پل انسانوں کے گزرنے کیلئے ہے تو لاکھوں روحیں روزانہ اگلے جہان جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے جانے کے لئے کسی پل صراط کی ضرورت نہیں ہوتی عزرائیل آتا اور جان نکالتا ہے۔ روح اگلے جہان کو پرواز کر جاتی ہے۔ اور جسم اس مادی دنیا میں رہ جاتا ہے۔ ان لاکھوں روحوں کے لئے جو اس جہان سے دوسرے جہان میں جاتی ہیں کسی پل کی ضرورت نہیں۔ پھر انسان کے لئے اگلے جہان میں کسی پل کی کیا ضرورت ہوگی دراصل یہ

تمثیلی زبان ہے

نادانوں نے اسے حقیقت سمجھ کر مادیات کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر اسے مادیات کی طرف لے جایا جائے۔ تو یہ بات ہنسی کے قابل بن جاتی ہے اور درحقیقت یہ پل صراط وہ فاصلہ ہے جو مادیت اور روحانیت کے درمیان ہے۔ پل صراط وہ فاصلہ نہیں جو اس دنیا اور دوسری دنیا کے درمیان ہے۔ کیونکہ لاکھوں روحیں روزانہ بغیر کسی پل کے جا رہی ہیں۔ لیکن یہ چیز ہی کہ انسان

مادی دنیا سے

روحانی دنیا کی طرف کس طرح جاتا ہے اس کے سمجھانے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمثیلی زبان اختیار کی اور فرمایا کہ مادیت سے روحانیت کی طرف انسان ایک پل کے ذریعہ جاتا ہے۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ جس طرح اس پل پر جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو چلنا مشکل ہوتا ہے اسی طرح مادیت کو روحانیت سے بدلنا مشکل ہوتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ مادیت کو روحانیت سے بدلنا نہایت مشکل ہے بعض لوگ جو اولوالعزم ہوتے ہیں وہ

مادیت اور روحانیت

کے درمیانی فاصلہ کو بجلی کی طرح طے کر جاتے ہیں بعض لوگ جن میں عزم تو ہوتا ہے لیکن وہ زیادہ پختہ نہیں ہوتا وہ اسے ہوا کی طرح تیز اڑ کر طے کر جاتے ہیں، کچھ لوگ پختہ ارادہ رکھتے ہیں لیکن ان میں عزم نہیں ہوتا وہ گھوڑے کی طرح تیز دوڑتے ہوئے اسے پار کر جاتے ہیں، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے ارادے زیادہ پختہ اور اعلیٰ نہیں ہوتے وہ انسانوں کی طرح دوڑتے ہوئے اس فاصلہ کو طے کر جاتے ہیں، کچھ لوگ کمزور ارادہ کے ہوتے ہیں جو چلتے ہوئے اس فاصلہ کو طے کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بہت کمزور ارادہ کے ہوتے ہیں وہ گھسٹ کر اس فاصلہ کو طے کرتے ہیں، ان کی ایک نماز اور دوسری نماز میں بعض دفعہ سالوں میں جا کر فرق پڑتا ہے جیسی نماز انہوں نے آج پڑھی ہے بجائے اس کے کہ اس سے

اچھی نماز پڑھنے کی توفیق

انہیں دوسری نماز میں مل جائے یا دوسرے دن مل جائے۔ وہ بعض دفعہ سال سال بعد ملتی ہے یا کئی سالوں کے بعد ملتی ہے۔ جس طرح گھسٹ کر چلنے والے کی کوئی رفتار نہیں ہوتی ان کی بھی کوئی رفتار نہیں ہوتی جتنے اخلاص کے ساتھ انہوں نے اس سال روزے رکھے ہیں اس سے زیادہ اخلاص کے ساتھ روزے رکھنے کی توفیق انہیں اگلے سال نہیں ملتی بلکہ کئی سال گزرنے کے بعد ملتی ہے۔ گویا ان کے اعمال میں اتنا تھوڑا فرق ہوتا ہے جتنا گھسٹ کر چلنے والے کی رفتار میں ہوتا ہے۔ جو بچہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے، وہ ایک عرصہ تک ہماری آنکھوں سے

سامنے رہتا ہے لیکن جو شخص گھوڑے پر سوار ہوتا ہے وہ بہت جلد ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر جاتا ہے۔ پھر بجلی کا تو پتہ بھی نہیں لگتا۔

ایک اعلیٰ درجہ کا مومن

تو اپنے ایمان میں اتنی جلدی ترقی کرتا ہے کہ دوسرے کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ ایک دن وہ کوشش کرتا ہے دوسرے دن وہ صالحین میں شامل ہو جاتا ہے۔ تیسرے دن وہ شہید بن جاتا ہے۔ چوتھے دن وہ صدیق بن جاتا ہے۔ اور اگر اسے نبوت کے درجہ پر فائز ہونا ہے تو پانچویں دن وہ نبوت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے نکل جاتا ہے۔ یہ [illegible] رابطہ ہے جس کا حدیثوں میں ذکر آتا ہے۔ اور اس کی سارا [illegible] حرکت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حرکت میں بتائی ہے۔

روحانی مدارج میں فرق

کو آپ نے حرکت کے ذریعہ واضح کیا ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ کوئی شخص سرین کے بل گھسٹ رہا ہوتا ہے۔ کوئی شخص چارپایوں کی طرح چار پاؤں پر چل رہا ہوتا ہے۔ کوئی انسان کی طرح دوڑ رہا ہوتا ہے اور کوئی بجلی کی طرح دوڑ رہا ہوتا ہے ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ سب لوگ حرکت کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض بدبخت ایسے ہوتے ہیں جو چل نہیں رہے ہوتے جنہیں احساس بھی نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں چلنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ نمازیں پڑھنے کا اگر خدا تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے تو وہ کبھی غور نہیں کرتے کہ یہ حکم انہیں کیوں دیا گیا ہے۔ عرش پر بیٹھے ہوئے ساری حکومتوں کے مالک خدا کو کیا ہوا کہ اس نے انسان کو یہ حکم دیا کہ وہ کھڑا ہو کر رکوع میں جائے پھر سجدہ میں جائے پھر آپ نے آپ اسے کیا شوق آیا تھا کہ اس نے انسان کو یہ حکم دے دیا کہ وہ ایک سال کے بعد پورا ایک مہینہ رات کو اٹھ کے کھانا کھائے۔ دن کے وقت نہ وہ کھانا کھائے اور نہ پانی پیئے اور غروب آفتاب کے بعد وہ روزہ افطار کرے۔ اسے اس کھیل کی کیا ضرورت تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کے ان احکام میں کوئی حکمت ہو تو اسے

سوچنا چاہیئے

کہ میں اسے پورا کر رہا ہوں۔ کیا اس کے لئے میں نے تھوڑی بہت کوشش کی ہے اگر وہ اس حکمت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اس کی نماز۔ اس کا روزہ۔ اس کی زکوٰۃ۔ اس کا چندہ اور اس کا صدقہ درست ہو جاتے ہیں۔ اگر اسے یہ احساس ہے کہ اسے کوشش کرنی چاہیئے تو بہرحال وہ کسی نہ کسی گروہ میں شامل ہو جائے گا۔ وہ پل صراط پر سے ضرور گزر جائے گا چاہے وہ سرین کے بل گھسٹ رہا ہو چاہے وہ پیدل چل رہا ہو۔ چاہے وہ گھوڑے کی طرح دوڑ رہا ہو۔ چاہے وہ ہوا کی طرح اڑ رہا ہو۔ چاہے وہ بجلی کی تیزی کے ساتھ جا رہا ہو۔ ہر شخص یہ سمجھے گا کہ وہ چل رہا ہے۔ اگر وہ اگلے منٹ میں نہیں پہنچتا تو ایک گھنٹہ تک پہنچ جائے گا۔ اگر وہ ایک گھنٹہ تک نہیں پہنچتا تو وہ اگلے دن وہاں پہنچ جائے گا۔ اگر وہ اگلے دن نہیں پہنچتا تو وہ اگلے سال پہنچ جائے گا۔ اگر وہ

ایک سال کے بعد

بھی نہیں پہنچتا تو وہ دس سال بیس سال کے بعد پہنچ جائے گا۔ اگر کوئی شخص سرین کے بل بھی چلنا شروع کرے تو چاہے وہ پچاس سال کے بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچے وہ پہنچ جائے گا۔ لیکن جو شخص کھڑا ہے وہ بیس صدیوں میں بھی اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکے گا۔ جس شخص کے اندر احساس نہیں، آرزو نہیں۔ امنگ نہیں، خواہش نہیں۔ اس نے چلنا کیا ہے وہ بدبخت جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ویسے ہی یہاں سے چلا جائے گا۔ نہ ماں کے پیٹ سے نکلنے نے اس کے اندر کوئی تغیر پیدا کیا اور نہ قبر کے اندر جانے کے لئے اس کے اندر کوئی تغیر پیدا ہوا۔ ان معنوں میں نہیں کہ وہ ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاکیزہ نکلا بلکہ ان معنوں میں کہ جس طرح وہ گند میں لت پت ماں کے پیٹ سے نکلا اسی طرح وہ اس جہان سے گند [illegible] چلا گیا۔

پس [illegible] اپنی

پیدائش کے مقصد پر غور

کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم میں کثرت سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے کسی چیز کو عبث پیدا نہیں کیا۔ لیکن کتنے ہیں جنہوں نے اس بات کی عادت کو ڈالی رکھا ہے۔ کہ وہ روزانہ دو چار منٹ کے لئے ہی اس بات پر غور کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیوں پیدا کیا ہے۔ اتنے بڑے خدا کو اس کھیل میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ جو صفت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کی ہیں۔ ان پر غور کرو۔ پھر اپنی طرف دیکھو کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) بے عقل تھا کہ اس نے تمہیں پیدا کر دیا۔ اور پھر اسے یہ کھیل کھیلنے میں کیا لطف آیا۔ وہ سب سے زیادہ عالم ہے۔ وہ سننے والا ہے۔ وہ جاننے والا ہے۔ وہ محیط من کل شیئی ہے اس کی نظر اربوں ارب ذرات، جو دنیا میں ہیں۔ ان کے اربوں حصہ پر بلکہ اس کے آگے اربوں حصہ تک۔ پھر اسکے اربوں حصہ تک ایک سیکنڈ میں بلکہ اس کے اربویں حصہ میں بلا تعین پہنچ جاتی ہے ہر چیز اس کے کن کہنے سے بن جاتی ہے۔

ربوہ میں

صرف ۲۲۰۰ مکانات بنے ہیں۔ لیکن تین سالوں میں ہم سے یہ ۲۲۰۰ مکانات نہیں بن سکے۔ پھر ربوہ، ضلع جھنگ کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ ضلع جھنگ مغربی پنجاب کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ مغربی پنجاب مغربی پاکستان کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ مغربی پاکستان، پاکستان کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ پاکستان ہندوستان کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ ہندوستان ایشیا کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ ایشیا دنیا کے مقابلہ میں کتنا چھوٹا ہے۔ پھر یہ دنیا عالم شمسی کے مقابلہ میں کتنی چھوٹی ہے۔ یہ زمین عالم شمسی کے مقابلہ میں بالکل ایسی ہے جیسے کہ ایک بڑے باغ میں کوئی مالٹا رکھا ہو۔ مثلاً شالامار باغ میں کوئی مالٹا یا بیر پڑا ہو۔ تو اس بیر یا مالٹے کی جو حیثیت شالامار کے مقابلہ میں ہے، اس زمین کی عالم شمسی کے سامنے اتنی حیثیت بھی نہیں۔ پھر عالم شمسی یعنی سورج کے ساتھ جو ستارے وغیرہ ہیں ان کی حیثیت قطب ستارے کے نظام کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی ایک بیر کی حیثیت باغ کے مقابلہ میں یا ایک مکھی کی حیثیت شہر کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ پھر قطب ستارے کے ساتھ جو دنیا ہے اس کی حیثیت معلوم دنیا کے مقابلہ میں (جو معلوم نہیں اس کا تو ذکر ہی کیا) اتنی بھی نہیں جتنی ایک مکھی شہر کے مقابلہ میں۔ اگر تم اس کا اندازہ لگانا شروع کرو کہ عالم خلق کے مقابلہ میں مکھی کی کیا حیثیت ہے پھر اس عالم خلق کے مقابلہ میں انسان جو ایک خوردبینی ذرے کی حیثیت [illegible] رکھتا ہے بلکہ وہ اس کے مقابلہ میں اس خوردبینی ذرے کے اربویں حصہ تو کیا اس کے اربویں حصہ کے

اربویں حصہ کی حیثیت

رکھتا ہے اس کی اس دنیا میں کیا حیثیت ہے جتنا مقام عالم نظر آتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ایک ذرہ کو دیکھو۔ اس ذرہ کی اس عالم کے مقابلہ میں جو حیثیت ہے انسان کی ساری کائنات کے مقابلہ میں اس سے بھی کم حیثیت ہے۔ اس انسان کو پیدا کرنے کا خیال اللہ تعالیٰ کو کیوں آیا۔ وہ انسان جو کہتا ہے کہ مکا ماروں تو تمہارے دانت نکال دوں فرشتوں کے نزدیک اسکی حیثیت ایک چیونٹی کی طرح ہے۔ جسطرح چیونٹی (اگر اسے زبان مل جائے) کہے کہ میں لات مار کر امریکہ کو اڑا دوں تو تمہیں کتنی ہنسی آئیگی۔ اسطرح جب انسان کہتا ہے کہ میں مکا مار کر تمہارے دانت نکال دونگا تو فرشتوں کے نزدیک اسکی حیثیت چیونٹی کے بچے کی سی بلکہ اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ گویا عالم مخلوق کے مقابلہ میں انسان کی کچھ حیثیت نہیں، صرف یہ ہے کہ اسے ہوش دلا دو تو اس کا دماغ کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ اس جنون کی حالت کو الگ کر دو تو وہ ہے ہی کیا۔ جو بڑے بڑے لوگ ہیں انکو نکال دو تو باقی دنیا میں ہے ہی کیا۔ ایکوقت میں ایک دو ہزار آدمی ایسے ہوتے ہیں جیسے گاڑی میں پہیہ لگا ہوا ہو یا تیل کا قطرہ جو اسکی چولوں میں دیا جاتا ہو۔ اس دنیا کو چلانے والے ایک یا دو ہزار آدمی ہوتے ہیں یہ ایک دو ہزار آدمی بھی باقی نظام عالم کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ وہی سٹالن جو کہتا ہے میں یوں کر دوں گا تو ساری دنیا میں شور مچ جاتا ہے وہی ٹرومین جو کہتا ہے کہ میں روس کو یوں کر دوں گا۔ اور سارے روس میں کھلبلی مچ جاتی ہے۔ اسکے جسم میں ایک باریک خوردبینی کیڑا داخل ہو جاتا ہے یا ہیضہ کا حملہ ہو جاتا ہے تو وہ تڑپنے لگ جاتے ہیں اور ڈاکٹر کے سامنے چلاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب خدا کیلئے میرا علاج کریں مجھے سخت تکلیف ہے یا تو وہ اپنے سامنے کسی دوسرے کو سمجھتے ہی کچھ نہیں اور یا وہ دو چار سو روپیہ پانے والے ڈاکٹر کے سامنے تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر جسکے دلمیں انکے تندرستی کے دنوں میں اگر انہیں ملنے کی خواہش ہو تو وہ انہیں مل بھی نہ سکے۔ وہ بیماری میں اسکے آگے سربسجود ہوتے ہیں۔ پس انسان کو سوچنا چاہیئے کہ آخر اس کی پیدائش کی غرض کیا ہے، اس کی پیدائش کی کوئی نہ کوئی غرض تو ہوگی۔

قرآن کریم کہتا ہے

کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بے فائدہ اور عبث پیدا نہیں کی میں یہ تو مانتا ہوں کہ ہر کام ہر انسان نہیں کر سکتا مگر تم مجھے یہ یقین دلا سکتے ہو کہ انسان کوئی کام بھی نہیں کر سکتا جسطرح یہ غلط ہے کہ ہر کام ہر انسان کر سکتا ہے اسی طرح یہ بھی غلط ہے کوئی انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کم از کم وہ کچھ اور چوں کی طرح چلنے کا کچھ نہ کچھ حرکت تو ہر انسان کر سکتا ہے۔ ایسا کوئی انسان نہیں جو کوئی حرکت بھی نہیں کر سکتا اگر تم کچھ کر سکتے ہو اور پھر تم سوچتے ہو کہ تمہاری پیدائش کی کیا غرض ہے اگر تم سوچتے نہیں کہ تمہاری پیدائش کی کیا غرض ہے

×

بشکریہ آل انڈیا ریڈیو

وقت کی پابندی قرآن اور حدیث کی روشنی میں

تقریر مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان

مورخہ ۱۰ ۵/۶۹ کو مکرم گیانی صاحب کی جو تقریر زبان پنجابی آل انڈیا ریڈیو جالندھر سے نشر کی گئی اس کا اردو ترجمہ افادۂ احباب کے لئے ریڈیو کے شکریہ و اجازت کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ ایڈیٹر

قرآن اور حدیث میں وقت کی پابندی کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ جب ہم قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو بڑی آسانی کے ساتھ اس سچائی پر پہنچ جاتے ہیں کہ وقت کی پابندی صرف انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری کائنات عالم کے لئے بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ سورج، چاند ستارے، ہوائیں اور بارشیں وغیرہ وقت کی پوری پابندی کے ساتھ کام کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ کسی کو بھی قدرت نے یہ اجازت نہیں دی کہ وہ وقت کی حدود کو توڑ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث قانون قدرت کو بار بار بیان کر کے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے کا پیغام دے رہے ہیں۔ قرآن پاک کا فرمان ہے:-

یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عقلمند انسان آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کرتے رہتے ہیں۔ ان پر غور کرنے سے انہیں جہاں پر اور فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہاں پر وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کر کے زندگی گزارنے کے لئے وقت کی پابندی کا سبق بھی حاصل کرتے ہیں۔

اجرام فلکی کے متعلق فرمایا:-

لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ

کیا مجال ہے کہ سورج اپنے سال کے دورے کے درمیان چاند کے نزدیک جا پہنچے، اور نہ ہی رات یعنی چاند کو یہ قوت حاصل ہے کہ وہ آگے بڑھتا بڑھتا سورج کو جا پکڑے۔

قانون قدرت کے انتظام کے نیچے یہ سارے آسمانی سیارے وقت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے اپنے راستہ پر چکر لگا رہے ہیں۔ اس نظام فلکی کو بیان کرنے کی جہاں پر اور بہت سی حکمتیں ہیں وہاں پر اس سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ انسان کیلئے وقت کی پابندی کرنا اور قدرت کے حکم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا کتنا ضروری ہے۔ اگر یہ اجرام فلکی وقت کی پابندی سے غفلت برتیں تو کارخانۂ عالم تباہ و برباد ہو کر رہ جائے۔ اسی طرح اگر انسان وقت کی پابندی کی قدر نہیں کرتا تو زمینی نظام کیا درست لائنوں پر چلنا ناممکن ہے۔ تار، ریل، ڈاک اور محکمہ دفاع کی معمولی سستی اور غفلت سے اتنے بڑے نقصانات کا احتمال ہو سکتا ہے جس کا اندازہ لگانا بہت ہی مشکل ہے۔ اس کے برعکس وقت کی پابندی کا خیال رکھنے سے لوگوں کو آرام، شانتی اور سکون کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔

قرآن پاک کی سورۂ حدید میں کھیتی کی مثال دی گئی ہے کہ دیکھو وہ پہلے اگتی، لہلہاتی اور آخر میں چکنا چور ہو جاتی ہے۔ اس مثال کے ذریعہ بھی وقت کی پابندی کا سبق دیا گیا ہے کہ جو زمیندار نہ وقت پر کھیتی بیجتا، نہ اس کو پانی دیتا اور نہ وقت پر اس کی دیکھ بھال کا خیال رکھتا ہے تو بتاؤ گندم کے لدے جھگڑے اپنے آپ کس طرح اس کے گھر پہنچ سکتے ہیں؟ خوشحالی کی اصل علامت تو یہ ہے کہ پہلے وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے محنت مشقت کی جائے اور بعد میں کی ہوئی محنت کا مزہ اٹھایا جائے۔

روحانی رنگ میں اس مثال سے یہ سبق دیا گیا ہے کہ انسان پیدا ہوتا، پروان چڑھتا اور آخر میں ضعیف العمری کی وجہ سے چور چور ہو جاتا ہے۔ مورکھ اور بیوقوف انسان کس طرح وقت کی قدر سے آنکھ بند کر کے غفلت اور سستی میں زندگی گزارتا اور آخری وقت میں بڑی ندامتوں اور حسرتوں کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑتا ہے۔ لیکن جو انسان اپنی زندگی میں وقت کی قدر کو پہچانتے ہوئے نیک اعمال بجا لاتا ہے وہ وقت رحلت بھی خوشیوں کو محسوس کرتا ہوا اس سنسار سے جدا ہوتا ہے کیونکہ اس نے وقت کو کام میں لاتے ہوئے اور اس کی قدروں کو پہچانتے ہوئے نیک اعمال بھی کئے، اپنی اولاد کی تربیت بھی کی، آس پڑوس کے حقوق بھی ادا کئے، دل بھر کر دیس اور قوم کی سیوا بھی کی یہی باعث ہے کہ اب آخری وقت میں خوشیاں اس کے قدموں کو چوم رہی تھیں۔

قرآن اور حدیث میں وقت کی پابندی کو کتنی بڑی اہمیت دی گئی ہے اس کا اندازہ ہم اس طور سے بھی لگا سکتے ہیں کہ سب کی سب اسلامی عبادتوں کے لئے وقت مقرر ہیں۔ نماز ہے تو اس کے لئے قرآن پاک کا یہ واضح ارشاد موجود ہے کہ

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

کہ نماز مومنوں کے لئے وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔ بے وقت ادا کی گئی نماز تو پنجابی میں یہ کہاوت ہے کہ

ویلے دی نماز تے کویلے دیاں ٹکراں

جمعہ کی نماز کے متعلق قرآن پاک کا فرمان ہے کہ

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ

کہ جمعہ کے روز جب تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے تو ہر قسم کے کاروبار کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو کیونکہ اسی میں تمہارے لئے برکتیں اور بھلائیاں مضمر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت جھگڑوں میں مشغولیت اور کاروبار کے وقت نمازوں میں محویت یقیناً نقصان دہ ثابت ہو گی۔ عقلمندی کا سودا تو یہ ہے کہ ہر کام کو وقت کی پابندی کے مطابق سرانجام دیا جائے۔

حدیث شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے لئے بڑے تاکیدی ارشاد فرمائے ہیں۔ دیکھو عصر کی نماز کے متعلق آپ کا یہ واضح ارشاد ہے کہ:-

"جو عصر کی نماز کو وقت پر ادا نہیں کرتا اس کے گھر اور مال کو بھاری نقصان پہنچے گا"

اسی طرح حدیث شریف میں سورج نکلتے وقت، عین دوپہر کے وقت اور سورج ڈوبتے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

روزوں کی عبادت کے لئے بھی ایک خاص مہینہ مقرر ہے۔ روزہ رکھنے اور کھولنے کے لئے بھی وقت کی پابندی کی ہدایات موجود ہیں۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ "سورج ڈوبتے ہی روزہ افطار کرنا ضروری ہے"

اصل حقیقت یہ ہے کہ اسلامی عبادتوں کے جہاں پر اور بے شمار فائدے ہیں وہاں پر ان سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان وقت کی پابندی کی قدر کو پہچانتا اور وقت پر ہر کام کو سرانجام دینے میں ایک لذت اور سرور حاصل کرتا ہے۔

حج کی عبادت کا مبارک فریضہ ادا کرنے کے لئے بھی مہینہ، دن اور وقت کی تعیین موجود ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے بھی وقت کا خاص حکم ہے۔

قرآن اور حدیث نے صرف عبادتوں کے لئے ہی وقت کی پابندی کو ضروری قرار نہیں دیا بلکہ ہر معاملے میں وقت کی پابندی کو اہمیت دی گئی ہے۔ یہ معاملات خواہ معاہدات کے رنگ میں ہوں خواہ لین دین اور قرض کے رنگ میں، ان تمام معاملات میں وقت کی پابندی کرنے کے لئے تاکید کی گئی ہے۔

عہد و پیمان کے سلسلہ میں قرآن پاک کا حکم ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا۔ کئے گئے عہد و پیمان کو پورا کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ ان کے بارہ میں جواب طلبی کی جائے گی کہ کیوں کئے گئے معاہدات کو وقت کی پابندی کے مطابق پورا نہ کیا گیا۔

قرض کے متعلق فرمایا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ کہ جب بھی تم قرض کا لین دین کرنے لگو تو پہلے اس کی واپسی اور ادائیگی کا وقت مقرر کر لیا کرو اور اس وقت کی میعاد کو تحریر میں لانا بھی ضروری ہے۔ قرض دینے والے کا حق ہے کہ وہ وقت کی میعاد کے مطابق قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے اور قرض لینے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ لکھی تحریر کے ماتحت قرض کی ادائیگی کا وقت کی پابندی کے مطابق انتظام کرے۔

مختصراً یہ کہ قرآن و حدیث نے ہر معاملہ میں وقت کی پابندی کا حکم دیا اور بتایا ہے کہ وقت کی پابندی کرنے والی قومیں دنیا میں اپنی بگڑی تقدیر کو سنوار لیتی اور اپنی قوم کو ترقی کے انتہائی مقام پر پہنچا دیتی ہیں۔ وہی قومیں دنیا میں امن شانتی اور سکھ کا منہ دیکھ سکتی ہیں جو وقت کی پابندی کی خاطر ہر قیمتی چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس قوم کا مقابلہ کون کر سکتا ہے جس کی رگ رگ میں وقت کی پابندی کرنے کا خون جوش مار رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث نے جہاں پر عبادتوں کے لئے وقتوں کی پابندی کا حکم دیا ہے وہاں پر دنیاوی امور میں بھی وقت کی پابندی کا حکم دیا ہے [illegible] فوائد پر روشنی بھی ڈالی گئی ہے۔ پس اگر ہم سب کو وقت کی پابندی کی عادت پڑ جائے تو ہم [illegible]

مالابار میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ اسلام

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن نامبی ٹریل کنانور

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مالابار کی تمام جماعت ہائے احمدیہ میں نہایت خوش کن اور ایمان افزا بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ ہندوستان کے جنوبی کنارے راس کماری سے لے کر علاقہ کیرالہ کے شمالی حصہ موگرال تک کی تمام جماعتوں میں چند دنوں سے وسیع پیمانہ پر تبلیغی جلسے اور لٹریچر کی فروخت عمل میں آرہی ہے۔ ان سرگرمیوں میں اللہ تعالیٰ بہت ہی برکت اور کامیابی بھی عطا فرما رہا ہے۔ الحمد للہ

عرصہ ہوا کہ کیرالہ کی تمام جماعتوں کا ایک مشترکہ سنٹرل کمیٹی قائم ہوئی ہے جو ان تبلیغی اور تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کو منظم طور پر چلا رہی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم صدیق امیر علی صاحب ہیں اور تمام جماعتوں سے چیدہ چیدہ افراد اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔

کالیکٹ میں نمائش اور کانفرنس

اس کمیٹی نے مورخہ ۱۰، ۱۱ ہجرت ۱۳۴۸ ہش بروز ہفتہ و اتوار کالیکٹ میں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس منعقد کرنے اور اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو مدعو کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے مورخہ ۹ ہجرت کو آپ کالیکٹ تشریف لا رہے ہیں۔

اس کانفرنس سے ایک ہفتہ قبل کالیکٹ ٹاؤن ہال میں مورخہ ۴ ہجرت سے اکناف عالم میں ہماری تبلیغی سرگرمیوں کی ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا۔ اس نمائش کا افتتاح کالیکٹ کارپوریشن کے میئر کر رہے ہیں۔ اس نمائش کے بارے میں اہم اخبارات کے علاوہ ریڈیو سے بھی اعلانات نشر ہوتے رہے ہیں۔

اس کانفرنس و نمائش کے متعلق علاقہ کیرالہ کے قریہ قریہ میں وسیع پیمانہ پر اعلانات و اشتہارات اور Banners کے ذریعہ اطلاعات دی جا رہی ہیں۔ جس جگہ نمائش کا انعقاد ہو رہا ہے اینگلو... تک کے ... ٹریفک ... جگہ جگہ پوسٹرز چسپاں کئے گئے اور بانرز لٹکا... گیا

پبلک جلسے

کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ تمام جماعتوں میں کانفرنس سے قبل ماہ اپریل میں وسیع پیمانہ پر جلسے کئے جائیں جن میں احمدیت کا تعارف کراتے ہوئے مذکورہ کانفرنس اور نمائش کے بارہ میں اعلانات کئے جائیں۔

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق تمام اہم شہروں اور قصبوں میں اس قسم کے جلسے منعقد کئے گئے اور امید سے کہیں بڑھ کر یہ جلسے ہوتے رہے اور ان جلسوں کے بارے میں بڑی بڑی سرخیوں سے اخبارات میں رپورٹیں آتی رہیں۔ جن جن جماعتوں کے اس قسم کے جلسوں کے بارے میں خاکسار کو اطلاع ملی ہے ان کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

موگرال

یہ مقام کیرالہ اور میسور کی سرحد پر مالابار کے شمال میں واقع ہے۔ اس علاقہ میں سب سے پہلے مکرم صدیق امیر علی صاحب نے ۱۹۴۷ء میں بیعت کی تھی۔ آپ کے بعد چند سعید روحوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہی جس کی وجہ سے ان کو بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ موگرال اور کمبلہ جو یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر ہے، کے بازاروں میں چلنا ان کے لئے دوبھر تھا انہیں فحش گالیوں اور پتھراؤں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک نو احمدی کو شریر بچوں نے گھیرے میں لے کر ان کے گلے میں سوکھے چپل اور گوبر وغیرہ غلیظ چیزوں کا ہار پہنایا اور شریر بچوں اور غنڈوں نے ان کا باقاعدہ جلوس نکالا۔ اس طرح اس علاقہ کے لوگوں نے طائف کا نظارہ بچشم خود دیکھا تھا۔ ایک دفعہ مخالفوں نے منظم ہو کر ان نہتے اور شریف الطبع لوگوں پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کو لہولہان کرنے کا "کارنامہ" سرانجام دیا تھا محض خدائی تصرف کی بنا پر ان سب کی جان بچی تھی۔

باوجود اس قسم کی جان لیوا مخالفتوں کے انہوں نے تبلیغ حق سے کبھی کوتاہی نہیں کی "سراً و علانیۃً" یہ لوگ تبلیغی فرائض سرانجام دیتے ہی رہے اور مومنانہ جرأت کا مظاہرہ کرتے ہی رہے۔ انہوں نے موگرال اور کمبلہ میں تبلیغی جلسے بھی منعقد کئے لیکن اکثر اوقات انہیں شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

اب خدا تعالیٰ اپنی خاص تائید و نصرت کا اظہار فرمانے لگا ہے۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں کمبلہ میں ایک پبلک جلسہ کیا گیا جس کو مکرم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت مکرم این عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر رسالہ ستیہ دوتن مکرم ایم محمد صاحب پروفیسر ایس این کالج کنانور اور مکرم اے پی کنجامو صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ نے خطاب کیا

دو دن کے بعد موگرال میں جو مخالفوں کا زبردست اڈہ ہے مکرم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ جس کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ۱½ گھنٹہ تک مخاطب کیا۔ اس جلسہ کی تقاریر چار اور پانچ صد کے قریب غیر احمدیوں اور غیر مسلموں نے خاموشی سے سنیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے موگرال کے احمدیوں کو اپنے علاقہ کے تمام مسلمانوں پر اتمام حجت کا موقع عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

پینگاڈی

یہ مقام محترم حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کا مولد و موطن ہے۔ محترم مولانا صاحب مرحوم کے والد محترم کے زمانہ میں ہی یہاں پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچی تھی اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ایک مخلص اور مستعد جماعت موجود ہے جس کی ایک خوبصورت مسجد اور سکول بھی ہیں

یہاں پر بھی اپریل کے دوسرے ہفتہ میں جلسہ عام کا انتظام کیا گیا مکرم ایم ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ میں محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کے علاوہ بعض دوستوں نے عمدہ تقریریں کیں۔

کینانور

مالابار میں سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ۱۹۰۳ء میں کینانور میں ہی پہنچا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں ۱۳ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہوئی۔

اس جماعت کو ختم کرانے اور احمدیوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے مخالفوں کے ہر طبقہ نے ہر ممکن کوشش کی۔ حتیٰ کہ احمدیوں کو اپنے گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا تھا ان کے خلاف مکمل بائیکاٹ اور مقاطعہ کیا گیا۔ ان کے بیوی بچے ان سے ہمیشہ کے لئے چھین لئے گئے انہیں گھر سے باہر نکال دیا گیا الغرض احمدیوں کی زندگی دوبھر کرانے کے لئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا گیا تھا۔

لیکن خدا تعالیٰ نے ان مخالفوں کی تمام تدابیر خاک میں ملادیں اور جماعت کو خوب ترقی عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ایک منظم اور مضبوط جماعت قائم ہے۔ جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی باقاعدگی سے اپنے کام جاری کئے ہوئے ہیں۔ ایک خوبصورت دو منزلہ مسجد چند سال ہوئے یہاں قائم ہوئی ہے۔ اور باقاعدہ ایک مدرسہ بھی چل رہا ہے۔

یہاں پر ماہ اپریل کے آخر میں اور مئی کے پہلے ہفتہ میں مختلف مقاموں میں دو جلسے منعقد کئے گئے یہ دونوں مقامات احمدیت کی مخالفت میں بہت مشہور ہیں جہاں سے اب بھی فحش گالی گلوچ سے تواضع کی جاتی ہے۔ ہمارے نوجوانوں نے بڑی ہمت سے کام لیا اور یہی فیصلہ کیا کہ اسی مقام میں جلسہ کرایا جائے۔

چنانچہ پہلا جلسہ کینانور سٹی بس سٹینڈ میں زیر صدارت مکرم ایم محمد صاحب ایم اے پروفیسر منعقد ہوا جس کو این عبد الرحیم صاحب اور ایم عبد الرحمٰن صاحب ایم اے نے مخاطب کیا۔ جلسہ بہت ہی خیر و خوبی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ حالانکہ یہاں ہمارے جلسہ کے خلاف ایک منظم مخالفت کی ہمیں امید تھی۔

دوسرا جلسہ بمقام Thayyil مورخہ ۱ ہجرت کو خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا اس جلسہ کو بھی مکرم ایم محمد صاحب ایم اے این عبد الرحیم صاحب۔ ایم عبد الرحمٰن صاحب ایم اے اور ای طاہر صاحب نے مخاطب کیا۔ یہاں پر تقریروں کے دوران ہلکا سا پتھراؤ ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا ہے اور امید سے کہیں بڑھ کر غیر احمدی اور غیر مسلم سامعین ہمہ تن گوش ہو کر اول تا آخر ہماری تقاریر سنتے رہے

کالیکٹ

یہ جماعت بھی اپنے اندر ایک نمایاں اور شاندار تاریخ رکھتی ہے۔ اور اس جماعت کی خوش نصیبی بھی تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو بیسیوں ایسے پُرجوش تعلیم یافتہ اور برسر روزگار نوجوان دئے ہیں جو احمدیت کے شیدائی خلیفۂ وقت کے فدائی اور تبلیغی جنون رکھنے والے ہیں تبلیغ کا کوئی بھی موقع وہ اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ چنانچہ خاکسار

کہ جب بھی کسی سلسلہ میں اس علاقہ میں آنا ہوتا ہے تو ایک دو پبلک جلسوں کا ضرور انتظام کرتے ہیں۔ اس دفعہ جب خاکسار مالی دورے کے سلسلہ میں یہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ مورخہ ۱۸ اپریل کو کالیکٹ سے Velleyil مقام میں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ کی زیر صدارت منعقدہ اس جلسہ کو خاکسار نے قریباً پونے دو گھنٹے خطاب کیا سامعین کثیر تعداد میں حاضر تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اچھا اثر احمدیہ جماعت کے متعلق ان پر ہوا۔ اس جلسہ کی رپورٹ یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار "ماتروبھومی" میں بہت اہمیت اور بڑی سرخی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

دیگر جماعتوں میں جلسے

محترم مولوی محمد ابوالوفار صاحب مبلغ انچارج کیرالہ نے جماعت احمدیہ الانلور و نلمبور میں منعقدہ جلسہ کو ہفتہ عشرہ تک ہر روز دو دو گھنٹے مخاطب کرتے رہے۔ جسے سننے کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم حاضر تھے اور احمدیت کے لئے بہترین اور سازگار ماحول وہاں قائم ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق دے آمین

ان جلسوں کے علاوہ جماعت احمدیہ کرونا گاپلی میں محترم مولانا محمد ابوالوفار صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس میں خاکسار نے مخاطب کیا تھا۔ نیز جب خاکسار مالی دورے کے سلسلہ میں مرکرہ گیا تو وہاں بھی دو روز مسلسل تربیتی و تبلیغی جلسوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ خاکسار نے اور یہاں کے مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے دونوں روز ایک ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ نیز جماعتہائے احمدیہ مرکرہ کنانور اور کوڈالی میں لجنہ اماء اللہ نے بھی تربیتی اجلاسات کا انتظام کیا تھا جس کو خاکسار نے پردے کی رعایت سے مخاطب کیا تھا

الغرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مالابار کے اس علاقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کے لئے فضا خوب تیار ہے اور اس سازگار فضا سے احمدی نوجوان خوب خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مختلف مقامات میں بازاروں اور میدانوں میں انہوں نے احمدیہ لٹریچر فروخت کرنے کا ایک نرالا طریقہ ایجاد کیا ہوا ہے۔ یعنی ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ سب سے پہلے احمدیت کا تعارف کرایا جاتا ہے جس کو سننے کے لئے کافی ہجوم جمع ہو جاتا ہے اس کے بعد ٹیپ ریکارڈ سے فروخت کے لئے رکھی گئی کتابوں کا تعارف ……

صہ کرایا جاتا ہے جو قبل از وقت اس میں ریکارڈ کی گیا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک طرف ایسے مجمعوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ پھر احمدیت سے روشناس کراتے ہوئے کتابوں کی فروختگی ہوتی ہے۔ تعلیمیافتہ اور اچھی شخصیتوں کے مالک نوجوان اپنے سروں پر کتابوں کی گٹھڑی اٹھائے ہوئے حق و صداقت کا پیغام پہنچانے کے لئے قریہ قریہ پھرتے ہیں۔ نظارہ بہت ایمان افروز معلوم ہوتا ہے۔ اللہ انہیں اپنی کوششوں میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک انعامی چیلنج بارہ میں

ہنچال ضلع بیجاپور (میسور) کے ایک غیر احمدی عالم کا فرار!

احمدیت کی عظیم الشان فتح و کامرانی

ہنچال ضلع بیجاپور کے مسلمان کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ تیماپور اس گاؤں میں متعدد بار جا کر انہیں تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اس مقام پر آپ کچھ عرصہ قبل تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے کہ آپ کو اپنی بچی کی خطرناک علالت کی اطلاع ملی۔ واپسی پر آپ کی یہ دختر نیک اختر خدا تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولا کریم آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اس گاؤں کے تمام لوگوں کو جلد قبول احمدیت کی توفیق بخشے۔ حالیہ سفر سے پہلے بھی ایک مرتبہ خاکسار مکرم مولوی صاحب کی معیت میں اس گاؤں میں بغرض تبلیغ جا چکا ہے

ماہ امان (مارچ) میں یادگیر اور ملحقہ جماعتوں میں سالانہ تبلیغی جلسے مقرر تھے مکرم مولوی فیض احمد نے ہنچال کے لوگوں کے ایک وفد کو جو سات افراد پر مشتمل تھا یادگیر مدعو کیا تاکہ یہ لوگ احمدیت کے ماحول کا جائزہ لینے کے علاوہ ان جلسوں سے بھی استفادہ کر سکیں۔ جلسہ یادگیر کے ایام میں مکرم مولوی فیض احمد صاحب اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں انتظامات میں مصروف تھے۔ موصوف نے خاکسار کو لکھا کہ ان مہمانوں کا خاص خیال رکھیں۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کے ذریعہ ان کا انتظام کرایا۔ موصوف کے حسن تعاون سے ان مہمانوں کو یادگیر۔ اڈکور۔ دیودرگ اور تیماپور کے جلسوں میں شرکت کا موقع ملا۔ ان کی اکثریت ان جلسوں کا بہت اچھا اثر لے کر گئی۔ ان سب پر جماعت احمدیہ یادگیر کے احباب کے پُرخلوص برتاؤ کا گہرا اثر تھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ان کے ہنچال واپس جانے کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب بھی ہنچال پہنچے وہاں جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی مولوی نے ان کی مخالفت شروع کی ہوئی ہے ہنچال میں تو اس مولوی کو کوئی پوچھتا نہیں ہاں اطراف میں اس نے ان کے خلاف زہر پھیلانے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اس سے قبل یہ ملاں کئی مرتبہ مکرم مولوی صاحب خاکسار اور دیگر احمدیوں سے تبادلۂ خیالات کر چکا ہے۔ احمدیت کے دلائل کے سامنے اس کو دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ پس وفات مسیح کے مسئلہ کا قائل بن جاتا ہے اور ختم نبوت کے مسئلہ پر بھی لاجواب ہو جاتا ہے لیکن اس کا اصل مشغلہ کچھ اور ہے اس کے دو تین جاسوس مسجد میں آتے ہیں عام طور پر یہ مسجد میں نماز نہیں پڑھتے لیکن جب اس کارِ خاص کی ڈیوٹی پر آئیں تو نماز بھی مسجد میں پڑھ لیتے ہیں۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ہماری باتیں دلچسپی سے سن رہے ہیں اس وقت یہ معاندین احمدیت کا اوٹ پٹانگ لٹریچر لے کر پہنچ جاتے ہیں اور اس کو پڑھ پڑھ کر دخل در معقولات شروع کرتے ہیں۔ جب اس لٹریچر کا بھی ناقابل تردید اور مسکت جواب سنتے ہیں تو پھر بھیگی بلی کی طرح گھر کا راستہ لیتے ہیں۔ عجیب طبیعت پائی ہے ان لوگوں نے جو موقعہ بموقعہ ظاہر ہوتی ہے۔ بس اس شعر کے مصداق ہیں ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است
اقتضائے طبیعتش این است

اس نیم ملاں کو گاؤں کا پیر بننے کی بہت تڑپ ہے گاؤں کے لوگ اس کی اس طبیعت سے بخوبی واقف ہیں وہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس ملاں کی جلد بازی سے قریب ہی ایک گاؤں ناستہ ایک دینی مدرسہ کے مدرس مولانا قاسم صاحب ناظمی مکرم مولوی فیض احمد صاحب سے تبادلۂ خیال کے لئے ہنچال پہنچے۔ ہاتھ میں ایک سالہ "رد قادیانیت" اور حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی شائع کردہ کتاب "مقصد زندگی" تھی۔ اس کتاب میں بحوالہ "کتاب البریہ" بیس ہزار روپے کے انعامی چیلنج پر جا کر ان کے مولوی صاحب کی نظر پڑی۔ بس منہ میں پانی بھر آیا۔ کہنے لگے کہ احمدی یونہی دکھاوے کے انعامی چیلنج شائع کرتے رہتے ہیں ہم لوگ جب ان کے چیلنج کو منظور کر کے انعام کا مطالبہ کرتے ہیں تو آج تک کبھی وہ رقم کسی نے ہم کو نہیں دی۔ اس کے بعد اس چیلنج کو پڑھ کر کہنے لگے کہ اگر ہمت ہے تو میری بات کو غلط ثابت کر دو۔ میں یہ حوالہ جس پر بیس ہزار کا انعام مقرر کیا گیا ہے پیش کر سکتا ہوں بشرطیکہ آپ یہ رقم لے کر یہاں آ جائیں۔ "مقصد زندگی" کتاب میں "کتاب البریہ" کی محولہ بالا عبارت درج ذیل ہے:-

"حضرت عیسیٰ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور وہی آسمان سے واپس آئیں گے۔ یہ ثابت کرنے پر بیس ہزار روپیہ انعام اور تمام کتابوں کو جلا دینے کا اعلان"

"اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے؟ تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا۔ نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اترے ہیں اور اس بول چال میں کوئی بھی خیال نہیں

کرنا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے
"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں"
(کتاب البریہ بحوالہ مقصد زندگی صفحہ ۶۶)

دراصل یہ مولوی صاحب جماعت کے انعامی چیلنج کو لوگوں میں (خدانخواستہ) بناوٹی ظاہر کرنے کے زعم میں آئے تھے تاکہ اس طرح ان غیر احمدیوں پر جو احمدیت کا اثر ہے اس کو زائل کرنے کی ناپاک کوشش کریں۔ چنانچہ ان کے بار بار اصرار کرنے پر ان سے حوالہ طلب کیا گیا۔ کہنے لگے کہ بیس ہزار روپیہ سامنے لے کر آؤ تو حوالہ دکھا سکتا ہوں۔ بیس ہزار روپیہ ساتھ لانے کی مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے ذمہ داری قبول کر لی۔ پھر دوسرا عذر یہ کرنے لگے کہ فلاں فلاں کتب میں یہ حوالہ موجود ہے۔ میرا وطن دور ہے۔ میں وہاں سے کتب نہیں منگوا سکتا۔ ان کے جھوٹ کا پول کھولنے کے لئے یہ ذمہ داری بھی تنزلاً مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے قبول کر لی کہ ان کی بیان کردہ کتب کنز العمال اور مسلم بھی حاضر کر دی جائیں گی۔ چنانچہ ہنجال کے معزز مسلمانوں کے سامنے یہ بات مکرم مولوی فیض احمد صاحب اور ان میں زبانی طے ہوئی تھی۔ اس کے مطابق مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے خاکسار کو ہنجال پہنچنے کے لئے تار کی اطلاع دی۔ خاکسار نے ان کو اپنی آمد کی متوقع تاریخ سے مطلع کر دیا۔ آخر ان کی طرف سے اس بارہ میں تفصیلی خط ملنے پر خاکسار [illegible] پہنچ گیا۔ احباب کے ساتھ مشورہ کے [illegible] روپیہ کا انتظام کر کے احباب تیار رہیں۔ [illegible] اور مکرم مولوی صاحب [illegible] ہنجال جا کر لوگوں کو [illegible] کی اطلاع کر کے ایسی بحث کی تاریخ مقرر کر کے آپ کو مطلع کریں گے۔ چنانچہ ہم دونوں ہنجال پہنچ گئے۔ ہنجال کی مسجد میں جمعہ ناچیز نے پڑھایا اور علاقہ کے لوگوں کو [illegible] بحث کے لئے اپنی آمد کی اطلاع دے کر [illegible] کے لئے [illegible] انتظام کی تحریک کی۔ اس پر ابوالقاسم صاحب کے نمائندے نے ان کو بلا کر لانے کا ذمہ لیا۔ چنانچہ اگلے دن ان کو بلانے کے لئے ان کے نمائندے نے [illegible] فرزند کو بھجوایا۔ ابوالقاسم صاحب نے ایک اوٹ پٹانگ جواب لکھ کر بھجوایا کہ "آپ نے حوالہ دیکھ لیا ہوگا اگر دیکھ لیا ہے تو مجھے کیوں بلایا جاتا ہے۔ بس بیس ہزار کی رقم مجھے بھجوا دو اور اپنے طور پر وہاں توبہ کر لو۔ اپنی کتب بھی جلا دو ......" اور ساتھ ہی یہ لاف زنی کی کہ "اگر حوالہ نہ ملا ہو تو حامل رقعہ کو بیس ہزار گن کر دکھا دو۔ میں حوالہ کی کتاب لے کر حاضر ہو جاؤں گا"

یہ تحریر ہنجال کے معزز مسلمانوں نے پڑھی اور سب نے اس کی لغویت پر افسوس کیا اور ان کے نمائندے کو تنبیہ کی کہ فضول لاف زنی کا فائدہ نہیں۔ بغیر حوالہ دکھائے روپے کا گھر بیٹھے مطالبہ کیسے کر رہے ہیں ان کو یہاں لاؤ۔ جن لوگوں کی موجودگی میں بحث طے پائی تھی ان کے درمیان بیٹھ کر بات کریں۔ چنانچہ ان کے نمائندے نے اگلے روز ان کو قطعی طور پر پابجولاں حاضر کرنے کا ذمہ لیا۔ ان کو کہا گیا ایسے نہیں بلکہ ان کو پیار و محبت سے لائیں اس پر خاکسار نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کی خدمت میں متعلقہ کتب اور روپیہ کا انتظام کر کے جلد پہنچ جانے کا تاکیدی خط لکھا اور اپنے نمائندے مکرم چاند پٹیل رکم پٹیل احمدی ہنجالی کے ذریعہ ان کے پاس بھجوایا جب ابوالقاسم صاحب کو اطلاع ہوئی کہ یادگیر کو ہمارا نمائندہ گیا ہے تو ہم سے باقاعدہ گفتگو کا وقت مقرر کئے بغیر ابوالقاسم صاحب اسی رات گیارہ بجے کے بعد مسجد ہنجال میں اپنے مریدوں کے ساتھ پہنچے اور آتے ہی شور مچا کر شروع کر دیا کہ ابھی گفتگو ہو جانی چاہیئے۔ ان کو یہ علم تھا کہ ہمارا نمائندہ روپیہ اور کتب کا انتظام کرنے کے لئے گیا ہوا ہے لہٰذا ہم سے وقت طے کئے بغیر یکایک مسجد میں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ ہنجال ہی نہیں بلکہ اطراف کے چار پانچ دیہات کے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ان سب کے اجتماع کو دیکھ کر غیر مسلم بھی مسجد میں جمع ہونے لگے۔ ابوالقاسم صاحب نے ان سب کو [illegible] شروع کیا کہ گویا ان سے [illegible] وقت طے کیا تھا۔ ہم نے سب لوگوں پر اس کی حقیقت واضح کی۔ اس پر ابوالقاسم صاحب نے یہ عذر بتایا کہ ان کی بستی کے لوگ اس بحث کے خلاف تھے اور وہ صرف اپنا عہد پورا کرنے آئے ہیں۔ اور اصرار کرنے لگے کہ اسی رات گفتگو ہونی ضروری ہے۔ ان کی [illegible] کی زچگی ابھی ہوئی ہے ایسی حالت میں گھر سے باہر ان کا قیام مناسب نہیں۔ ہم نے سب حاضرین کو بتایا کہ دو گھنٹے کا سفر طے کر کے آنے والا اپنی مجبوریوں سے آپ کو متاثر کر رہا ہے۔ خاکسار تو سینکڑوں میل سے آیا ہے اور ہم نے ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالا۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جس پبلک کے سامنے یہ بات طے پائی تھی وقت مقرر کر کے ان سب کو جمع کر کے ان کی موجودگی میں یہ بحث ہونی ضروری ہے۔ بالآخر چونکہ پانچ دیہاتوں کے عوام جمع ہوئے تھے انہوں نے گاؤں والوں کو بھی مجبور کر دیا کہ اسی وقت بحث شروع کرا دی جائے اتنے لوگ دوبارہ نہیں جمع ہو سکیں گے۔ خیر سب کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ہم نے ان سے گفتگو پر آمادگی ظاہر کی۔ ایک بااثر منصف مزاج ہنجال کے مقامی مسلمان مکرمی محمد عمر صاحب کو ہم نے انتظامی صدر بنانے کی تجویز کی جو تمام بستی کے لوگوں اور حاضرین نے قبول کی

بحث کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ناچیز اور غیر احمدیوں کی طرف سے ابوالقاسم صاحب کے بارہ میں طے پایا کہ صرف ہم دونوں کے درمیان یہ بات ہوگی۔ اور ہم دونوں کو باری باری اپنے موقف کی وضاحت کرنی ہوگی دوسرے سب لوگ خاموشی سے سنیں گے۔ پہلی باری ناچیز کی تھی۔ ناچیز نے صدر صاحب کی اجازت کے ساتھ پہلے کتاب البریہ کا حوالہ پڑھ کر سنایا جو یہ ہے:-

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں"
(کتاب البریہ بحوالہ مقصد زندگی ص۶۶)

اس کے بعد ابوالقاسم صاحب کی باری آئی موصوف نے کہا کہ بیس ہزار روپے گن کر دکھاؤ حوالہ پیش کرتا ہوں

خاکسار نے کہا کہ صدر صاحب کو اسی غرض کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ انعام حوالہ دکھانے پر مقرر ہے یونہی نہیں۔ پہلے صدر صاحب کو علیحدگی میں حوالہ دکھا دیجئے۔ ان کو تسلی کرانے کے بعد ہم ان کو روپیہ کا یقین کرا دیں گے۔ پھر معاملہ آگے بڑھ سکے گا۔ مگر وہ یہی رٹ لگاتے رہے۔ اتنے میں پبلک نے ابوالقاسم صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ تم کو صرف اور صرف روپے کی فکر ہے ہم چاہتے ہیں کہ پتہ چلے کہ صداقت کس طرف ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں غریب ہوں۔ میرا مدرسہ غریب ہے ہم کو بیس ہزار روپے مل جائیں تو ہم مدرسہ چلا سکیں گے صرف حوالہ دکھا کر ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ جب لوگ اس جواب پر برہم ہونے لگے تو جھٹ ان کی زبان سے نکلا کہ اچھا اگر صدر صاحب اور آپ لوگ بیس ہزار روپے کی ضمانت دیتے ہیں تو میں حوالہ دکھانے کے لئے تیار ہوں جھٹ صدر صاحب اور ہنجال والوں نے ہماری ضمانت پیش کی اور کہا کہ اچھا ہم ضامن ہیں آپ حوالہ پیش کر دیجئے

ابوالقاسم صاحب نے جھٹ اپنی جھوٹی علمیت کی نمائش کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا "لاؤ میرا تھیلا۔ ابھی حوالہ پیش کرتا ہوں۔ اگر میں نے حوالہ پیش کیا تو ان لوگوں (احمدیوں) میں کاٹنے سے خون نہ نکلے گا

میں نے فوراً کہا حوالہ ہے ہی نہیں آپ کہاں سے دکھا سکیں گے۔ اب کیا قیامت تک بھی آپ سے حوالہ نہ نکل سکے گا

مولوی ابوالقاسم صاحب نے جو نمائشی کتاب منگوائی تھی جھٹ چھپا لی۔ اور کہنے لگے کہ میں خالی ضمانت پر حوالہ نہیں دکھاؤں گا۔ یہ لوگ اپنی جائداد اس رقم کی کفالت پر میرے نام لگانے کو تیار ہوں تب دکھاتا ہوں۔ صدر صاحب نے اور سب حاضرین نے اس ملاں کے اپنے قول سے پھر جانے اور ان کے اس رویہ کو اپنی ہتک سمجھا

خاکسار نے حاضرین کو مخاطب کر کے بتایا کہ ان کا اپنی زبان سے یہ مطالبہ تھا کہ اگر صدر صاحب بیس ہزار روپیہ کی ضمانت دیں تو یہ حوالہ ابھی دکھا دیں گے۔ آپ سب نے دیکھ لیا ہے کہ یہ اپنے قول پر بھی قائم نہ رہ سکے۔

ابوالقاسم صاحب کہنے لگے کہ اچھا اس طرح آپ میری باتوں کو پکڑیں گے تو میں بھی آپ کی باتوں کو پکڑوں گا۔ میں نے عرض کی کہ سچائی کو آپ کیا پکڑ سکیں گے!

اس پر لوگ ان سے بیزار ہو گئے۔

چنانچہ صدر صاحب نے اور لوگوں نے ان سے کہا کہ تم نے فضول سب کا وقت برباد کیا ہے۔ جاؤ تمہارے حوالے کی ضرورت نہیں

بس مولوی ابوالقاسم صاحب تو اپنی جان بچانے کے لئے چھپ کر رات کو آئے تھے۔ اور وقت مقرر کئے بغیر اپنی چالبازی کا کرتب دکھانے آئے تھے مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ لہٰذا اسی وقت فرار ہو گئے۔ اس وقت رات کے اڑھائی بجے تھے۔ وہ رات کو ہنجال سے روانہ ہو کر ایک قریبی گاؤں کلکیرو میں ٹھہرے معلوم ہوتا ہے وہاں لوگوں نے ان کو ملامت کی۔ چنانچہ اگلے روز صبح ندامت

ٹالنے کے لئے کلگیرہ سے پانچ غیر معروف افراد سے خاکسار اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب کے نام چٹھی لکھوائی کہ رات ہنچیال میں بحث مکمل نہ ہو سکی۔ اب آپ لوگ کلگیرہ آجائیں یہاں ہماری موجودگی میں فیصلہ کن بات ہو جائے گی۔ اگر آپ لوگ نہ آئے تو آپ کی شکست سمجھی جائے گی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ابوالقاسم صاحب کو جو ذلت اب تک پہنچ چکی تھی خدا تعالیٰ کو ان کی اس سے بھی زیادہ ذلت منظور تھی۔ جو جھوٹوں اور ریا کاری کرنے والوں کے حصہ میں ہمیشہ سے چلی آئی ہے اتنے میں یادگیر سے جماعت احمدیہ کا ایک وفد مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی قیادت میں بذریعہ کار ہنچیال پہونچا موصوف کے ساتھ مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری مکرم نذیر احمد صاحب ہوڈری بھی تھے ہم نے کلگیرہ والی چٹھی اُن کے سامنے رکھی گاؤں کے لوگ بھی وہاں موجود تھے، کسی نے بڑا اچھا مشورہ دیا کہ رات جو میٹنگ کے صدر تھے وہ بااثر بزرگ ہیں ان کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر کی کار میں کلگیرہ بھیج دیا جائے۔ موصوف ابوالقاسم صاحب کو کلگیرہ سے اس کار میں بٹھا کر لے آئیں گے۔ اور آج یہاں رات کو بحث مکمل ہو جائے گی۔ موصوف کار میں گئے اور جھٹ ان کو لے کر ہنچیال واپس آ گئے۔ بحث مقرر ہوئی آج بھی ہم نے انتظامی امور کو مدنظر رکھ کر گاؤں کے بااثر افراد کے نام صدارت کے لئے پیش کئے مگر خدا تعالیٰ نے اپنے تصرف سے ان لوگوں کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ ہم لوگ صدارت کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ ناچیز سے خواہش کی گئی کہ صدارت کیلئے ناچیز کوئی نام پیش کرے۔ خاکسار نے بلا توقف مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کا نام پیش کیا جو گاؤں والوں نے فوراً منظور کر لیا۔

چنانچہ مکرم سیٹھ صاحب موصوف کی صدارت میں رات والی کاروائی شروع ہوئی مگر آج ابوالقاسم صاحب رات والی بات سے پھر گئے اور کہنے لگے کہ وہ مطلوبہ حوالہ کی بجائے وہ حدیث پیش کریں گے جس میں لفظ آسمان کا استعمال ہے۔ اس سے ان کی مراد کتاب البریہ کی محولہ بالا عبارت کے ابتدائی حصہ میں نزول کے لفظ کے ساتھ آسمان والی مرفوع متصل حدیث تھی اور کہنے لگے کہ مکرم مولوی فیض احمد صاحب سے وہ اسی حدیث کے بارہ میں بات کر رہے تھے۔ حالانکہ گزشتہ شب موصوف نے ہمارے موقف کو قبول کر کے حوالہ دکھانے پر بار بار آمادگی ظاہر کی تھی، اور صرف روپیہ دیکھنے کے اصرار میں انہیں ناکام واپس جانا پڑا تھا۔ لیکن اب مطلق روپے کا نام تک ان کی زبان پر نہ آیا۔ چنانچہ اچھی طرح بار بار اس بات کی صراحت کر کے ان کو لاجواب کر دیا گیا کہ جس حوالہ کے پیش کرنے کے تعلق سے انعامی چیلنج ہے وہ مع جسم عنصری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا حوالہ ہے۔ ان سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ بہت ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی طرح غلط بیانی سے جان چھڑانے کا موقعہ مل جائے۔ بالآخر جب صدر صاحب نے دیکھا کہ ان کے پاس حوالہ نہیں ہے تو ان سے پوچھ کر کہ اگر آپ حوالہ نہ دکھا سکتے ہوں تو مجلس برخاست کر دی جائے، ان کے عجز کے اظہار پر مجلس برخاست کر دی گئی۔ بس کچھ نہ پوچھئے۔ کہ جیسے رات کو اُنہوں نے ہمارے خلاف یہ لاف زنی کی تھی کہ جب میں مطلوبہ حوالہ دکھاؤں گا تو ان احمدیوں کو کاٹے سے خون کا قطرہ نہ نکلے گا۔ اب حوالہ نہ دکھا سکنے پر ان کی بعینہٖ وہی حالت تھی کہ کاٹو تو ایک قطرہ خون نہ نکلے۔ وہ ایسے منفعل تھے کہ صدر صاحب کیطرف جھک کر ان سے ندامت سے مصافحہ کیا اس کے بعد خاکسار سے مصافحہ کیا۔ جھٹ وہ لوگ جو ان کے حاشیہ بردار تھے ان پر ہم سب کے سامنے پل پڑے کہ تم نے ان کے ساتھ کیوں مصافحہ کیا ہے۔ یہ تمہاری کھلی شکست ہے۔ مولوی ابوالقاسم صاحب پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ بحث ختم ہونے پر عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا خاکسار نے نماز پڑھائی۔ نماز ختم ہونے کے بعد انہوں نے پھر کتاب البریہ کی محولہ بالا عبارت کا ابتدائی حصہ پڑھ کر لوگوں کو اشتعال دلانا چاہا۔ کہنے لگے اس میں لکھا ہے کہ نزول کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ یہ ساری اُمت محمدیہ پر اتہام ہے (معاذاللہ) اس پر خاکسار نے ان کو فوراً روکا اور کہا کہ اس طرح اشتعال دلانا اور شرارت کرنا مناسب نہیں، چنانچہ شور برپا ہو گیا۔ اس دوران میں انہوں نے کنز العمال سے یہ حوالہ پڑھا۔

ینزل آئی عیسی ابن مریم من السماء علی جبل افیق۔

(کنز العمال جلد ۷)

خاکسار نے اسی وقت اس بارہ میں اُٹھ کر اس کا جواب دینے کی کوشش کی مگر مسجد میں اتنا شور برپا ہو چکا تھا کہ مجمع کنٹرول سے باہر ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ ابوالقاسم صاحب کے حاشیہ برداروں سے دوسرے مسلمانوں کی ہاتھا پائی ہو جاتی مگر مسجد کے منتظمین نے اس پر قابو پا لیا۔ پس ابوالقاسم صاحب اپنے مغالطہ دینے کے ارادے میں ناکام ہوتے ہی راہِ فرار اختیار کر گئے۔ سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مگر لوگوں کو ان کی مغالطہ دہی کا صحیح جواب سُننے کا ابھی اشتیاق تھا، چنانچہ سب کے گھروں کو واپس ہو جانے کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر بھی اپنے رفقاء کے ساتھ واپسی کے لئے تیار ہو گئے چنانچہ سارے گاؤں کے معززین اس وفد کو الوداع کہنے کے لئے کار تک پہونچے سب نے بڑے تپاک سے سب سے مصافحہ کیا اور سب کو خدا حافظ کہہ کر بڑی عزت اور تکریم سے رخصت کیا۔

اتنے میں مغرب کا وقت ہو گیا تھا، نماز کے معاً بعد لوگوں کے اشتیاق کے مدنظر خاکسار نے مندرجہ بالا آسمان کے حوالہ کا سب کے سامنے بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش جواب دیا جس کا خلاصہ ذیل میں تحریر ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ

ابوالقاسم صاحب نے کتاب البریہ کے انعامی چیلنج والی عبارت کو بالکل نظر انداز کر کے عبارت کے ابتدائی حصہ کے بارہ میں جس کے بارہ میں یہاں کوئی بحث ان سے طے نہیں تھی محض مغالطہ دہی اور اشتعال دلانے کے لئے یہ حوالہ پڑھا ہے۔ اس حصہ عبارت کو پڑھ کر خاکسار نے بتایا کہ یہاں کسی انعام کا ذکر نہیں۔ اس کا لب لباب یہی ہے، کہ آسمان کے لفظ پر مشتمل کوئی حدیث مرفوع متصل نہیں ہے۔ اور موصوف نے جو حوالہ پڑھا ہے وہ نہ حدیث مرفوع متصل ہے کہ اس سے اس عبارت کی تغلیط ثابت ہوتی ہو اور نہ ہی اس کا چیلنج والے حوالے سے کوئی ربط ہے یہ بے سند قول ہے۔ صاحب کنز العمال نے اسے ابن عساکر کی طرف منسوب کیا ہے کیونکہ اس کے آگے (کر) کے حرف درج ہیں جو خاکسار نے ابوالقاسم صاحب کے ہاتھ سے کتاب لے کر اسی وقت دکھائے تھے اور بعد میں بھی اس بارہ میں آپ لوگ خود کتاب دیکھ کر اطمینان کر سکتے ہیں۔ ابن عساکر کے متعلق شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رح نے اپنے رسالہ عجالہ نافعہ صفحہ ۸ پر تحریر کیا ہے کہ یہ حدیثیں قابلِ اعتبار نہیں کہ کسی عقیدہ کے اثبات یا عمل کرنے پر ان سے سند لیں۔

چونکہ ان باتوں کا ان کے پاس جواب نہیں ہے صرف عوام کو دھوکا دینا ان کی غرض ہوتی ہے اسی لئے تحمل سے بات کئے بغیر فرار کا راستہ اختیار کر گئے ہیں۔ اگر ان کی نیت نیک ہوتی تو مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی صدارت میں ایک انتظام کے ماتحت جب ان کیلئے وضاحت سے اپنا موقف پیش کرنے کا موقعہ تھا انہوں نے اس حوالہ کو پیش کرنے کا نام [illegible] نہیں لیا۔ غرض خاکسار نے حاضرین کو اس مسئلہ اور اس کے علاوہ جو مسئلہ بھی احمدیت کے متعلق سمجھنا مطلوب ہو ہم سے مل کر دریافت کرنے کی کھلی دعوت دی۔

یہ بحث بڑی سادہ تھی اور صرف حوالہ دکھانے اور نہ دکھانے تک محدود تھی مگر اس زمانہ کے مولویوں کی تقویٰ شعاری ملاحظہ ہو کہ کس دلیری سے مغالطہ دینے کو ثواب عظیم سمجھ کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں۔ لوگوں کو صحیح راستہ دکھانا آسان کام نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے سے

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گزر میں دشتِ خار

ہنچیال کی اس بستی کے لوگوں نے ہمیشہ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کا احترام کیا ہے اور ہماری باتوں کو بہت سنجیدگی سے سنتے رہتے ہیں۔ قارئین کرام۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد حق و صداقت کو قبول کرنے کی توفیق بخشے اور اس راستہ میں جو مفاسد نے جو روکیں پیدا کی ہیں ان کو دور فرمائے آمین۔

اس تبلیغی پروگرام کو تکمیل تک پہنچانے اور کامیاب کرنے کا سہرا مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے سر ہے۔ جنہوں نے ایک خطیر رقم ساتھ لا کر ایک ویرانہ جگہ میں حق و صداقت کا بول بالا کرنے میں قابلِ قدر تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء آپ کی صدارت میں ہنچیال کی اس بحث کے دوران میں پانچ دیہات کے جمع شدہ لوگوں کو سوال و جواب کے رنگ میں ہمیں دو دن [illegible] کھل کر تبلیغ احمدیت کا موقع ملا، قائم [illegible] آپ کے ساتھ اس جوانمردی کے کام میں مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری اور مکرم نذیر احمد صاحب ہوڈری کے تعاون کے بھی ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح دیگر عہدیداران یادگیر اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ یادگیر نے خاکسار اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب کے ساتھ [illegible] کتب فراہم کرنے میں بہت مدد [illegible] جزاہم اللہ احسن [illegible] [illegible] احباب یادگیر [illegible] فرماتے رہتے ہیں۔ اور غائبانہ [illegible] پہلے بھجوانے کے محرک مکرم [illegible] صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ [illegible] دوستوں کو جنہوں نے کسی نہ کسی [illegible] تعاون فرمایا بہترین جزاء عطا فرمائے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے [illegible] کے دوروں کے اخراجات مکرم سیٹھ [illegible] اسماعیل صاحب جوزنا سابق امیر [illegible] یادگیر کے خاندان نے برداشت [illegible] جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار شکیم محمد دین عفی عنہ

بارہویں کامیاب آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

آپ نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امنِ عالم کے لئے کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد آپ کی آخری تصنیف "پیغامِ صلح" کے بارے میں خوب وضاحت فرمائی۔ آخر میں فرمایا کہ خدا کرے کہ یہ پیغام جو امن اور آشتی کا پیغام ہے سعید روحوں تک پہنچے اور تمام دنیا میں امن وامان قائم ہو آمین۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی اس پُر از معلومات اور دل لبھانے والی تقریر کو مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے ملایالم میں ساتھ ساتھ پیش کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کانفرنس کے لئے ازراہ شفقت ایک روح پرور پیغام ارسال فرمایا جس کو مکرم اے پی کنجامو صاحب سیکرٹری تبلیغ صوبائی کمیٹی نے سُنایا جو درج ذیل ہے

"احبابِ کرام!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

مجھے یہ معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ ان دنوں اجتماعی ذکرِ الٰہی، دعاؤں اور نوافل اور تربیتِ نفوس کیلئے یہاں جمع ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آپ کے لئے اور اس علاقہ کے لئے بیحد بابرکت ثابت کرے آمین!

اس موقع پر میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید سے پیار کریں خود سیکھیں اور بچوں کو سکھائیں۔ اس کی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہوں پر گامزن ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے طلبگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

والسلام
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث"

صدارتی تقریر

سیدنا حضرت امیر المومنین کے اس پیغام کے بعد مکرم مولانا امینی صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آج سے انیس سال قبل یہاں پر ہی مجھے اس قسم کی ایک کانفرنس کا افتتاح کرنے کا موقع ملا تھا۔ وہ ہمارا پہلا تجربہ تھا اور آج ہم نہایت خوشی وشادمانی اور شکرِ الٰہی کے جذبات سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ نہایت کامیابی سے بارہویں کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت انسانی ہاتھ کی بنی ہوئی جماعت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ باوجود گوناگوں مخالفتوں کے آج یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ ۱۹ سال قبل کی کانفرنس اور آج کی کانفرنس میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ آج جماعت میں سینکڑوں تعلیمیافتہ اور اسلام اور احمدیت کے فدائی پیدا ہوئے ہیں اور اُن کا ہر قدم ترقی کی طرف ہی اُٹھ رہا ہے۔ یہاں منعقد نمائش کی کامیابی کے لئے کئی نوجوانوں نے دن رات محنت کی ہے۔ ان نوجوانوں نے یہ محنت اور جانفشانیاں کسی دُنیاوی لالچ کی بناء پر نہیں کیں بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو روشنی انہیں حاصل ہوئی ہے وہ دوسروں تک بھی پہنچائیں۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان میں پہلے پہل اسلام کیرالہ میں ہی مسلمان تاجروں کے ذریعہ داخل ہوا اور انہوں نے تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کی اور مالابار میں اسلام خوب پھیلا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ مکرم مولانا صاحب کی طویل اور دلچسپ تقریر اردو میں تھی جس کا ترجمہ مولوی عبدالسلام صاحب نے سنایا۔

تعزیتی قرارداد

اس صدارتی تقریر کے بعد مکرم ایم علی کویا جنرل سیکرٹری نے عزت مآب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی قرارداد پیش کی جسے اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

تعزیتی قرارداد منظور ہونے کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب ایم اے محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ اور مکرم ایس ڈی زین الدین صاحب بی اے نے علی الترتیب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ہستی باری تعالیٰ اور مسیح کا طلوع مغرب سے کے عنوانوں پر نہایت پُر از معلومات ٹھوس اور علمی تقاریر کیں مکرم صدر صاحب ہر تقریر کے بعد انگریزی میں مذکورہ موضوعات پر مختصر اً روشنی ڈالتے رہتے۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب نے ایک مختصر خطاب فرمایا جس کا ترجمہ خاکسار نے سُنایا۔

دُوسرا اجلاس

کیرالہ کانفرنس کی دوسری نشست ۱۸ ہجرت بروز اتوار ۵½ بجے شام ٹاؤن ہال میں مکرم پی عبدالرحیم صاحب بی اے بی ایل کی صدارت میں محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم حضرت مولانا پی عبداللہ صاحب فاضل کی وفات پر مکرم اے پی کنجامو صاحب نے تعزیتی قرارداد پیش کی جس میں مولانا مرحوم کی بے نظیر اور دیرپا اور مقبول خدمات کا اعتراف کیا گیا تھا۔ اس ریزولیشن کی تائید کرتے ہوئے مکرم این عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ماہنامہ ستیہ دوتن نے تقریر کی اس کے بعد تمام سامعین نے یکزبان ہو کر اس قرارداد کو منظور کیا۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا مکرم پروفیسر محمد صاحب ایم اے خاکسار محمد عمر مکرم این عبدالرحیم صاحب، محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، مولوی عبدالقادر صاحب اور مولوی محمد یوسف صاحب نے علی الترتیب "Religion the need of time" "وفات مسیح علیہ السلام کے نئے انکشاف" "Islam & Rationalism" "عالمی واقعات پیشگوئیوں کی روشنی میں" "رحمۃ للعالمین"، "جماعت احمدیہ اور نبوت" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ ہر تقریر بہت عُمدہ تھی جس کے اندر جاذبیت تھی۔ اُردو تقریر کا ترجمہ بھی خاکسار نے سُنایا۔

اختتامی خطاب

تقاریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک مختصر اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے بتایا کہ ہماری زندگی کا ملجا وماویٰ خدا تعالیٰ ہے وہ تمام برکات وفضائل کا سرچشمہ ہے۔ اسی خالق مالک اور رحیم وکریم خدا کے فضل اور اس کی خاص رحمت اور برکت سے ہماری یہ کانفرنس بہت ہی کامیابی سے ختم ہوئی ہے۔ الحمد للہ۔ اس قادر ومالک کی روح پرور تعلیمات کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کیلئے خدا تعالیٰ نے ہمیں منتخب فرمایا ہے اور یہ فریضہ ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ورحم ہمارے شاملِ حال ہو اب تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو کامیاب فرمائے اور ہمیں بھی اور دنیا کے تمام انسانوں کو بھی قرآن کریم کے چشمۂ علم وفضل سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائے

اس مختصر خطاب کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین سمیت ایک لمبی پرسوز اور شکر وامتنان سے لبریز دل کے ساتھ دعا کی اور یہ روحانی اجتماع اُمید سے کہیں بڑھ کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ خدا تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ٹاؤن ہال کے وسیع وعریض عمارت سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ہال کے علاوہ باہر برآمدوں میں بھی ہجوم تھا۔ اس سے قبل بھی عام جلسے وغیرہ یہاں ہوتے رہے تھے لیکن سامعین کی اتنی زیادہ کثرت اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی۔

اخبارات میں خبر اور تصاویر

کیرالہ کے تمام لیڈنگ اخبارات نے ہمارے اجلاسات کی روئداد شائع کی۔ خاص طور پر "ماتربھومی" اور "مالایالہ منورما" جن کی اشاعت ڈھائی ڈھائی لاکھ ہے نمایاں رنگ میں رپورٹ شائع کی اور دونوں اخبارات نے مقررین کی تصاویر بھی نمایاں طور پر شائع کیں۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۸ ہجرت صبح ½۹ بجے مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس بلایا گیا۔ برادرم مکرم عبداللطیف صاحب بی کام آف موگرال کی تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی آپ نے جہادِ کبیر اور جہادِ صغیر کے متعلق بتایا کہ آج صرف احمدیوں کو ہی ان ہر دو قسم کے جہاد کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے لئے زور دیا اور فرمایا کہ جو لوگ اردو جانتے ہیں انکا فرض ہے کہ وہ ان کتابوں کا ترجمہ اپنے ان بھائیوں کو سنائیں جو اُردو کو نہیں جانتے۔ ان کتب میں علم وعرفان کا سمندر موجزن ہے۔ حضور علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ جو شخص میری کتب کو تین مرتبہ نہیں پڑھتا اس کے اندر تکبر کا مادہ پایا جاتا ہے۔ آپ نے نظامِ سلسلہ کی برکات اور اس کے ذریعہ ترقیات کا ذکر کر کے اس سے وابستگی اور اطاعت پر زور دیا۔ اسی طرح خلافت ثالثہ کی جاری فرمودہ تحریکات پر عمل کرنے اور ان میں حصہ لینے کی تلقین کی۔

تعارفی تقریب

تربیتی اجلاس کے بعد تمام جماعتوں سے آئے ہوئے نمائندوں کا تعارف حضرت صاحبزادہ صاحب سے کروایا گیا۔ دوست جماعت وار آپ سے ملاقات ومصافحہ کرتے رہے۔

۹ ہجرت کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے بعض نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ (۱) محترم صدیق ٹرٹی صاحب موگرال کے فرزند عزیزم بشیر احمد صاحب کا نکاح عزیزہ خیر النساء بنت مکرم پی احمد کٹی صاحب مرحوم آف مرکرہ سے ۱۵۰ سو روپیہ مہر پر اور (۲) برادرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم ...

عبدالرشید صاحب مجنبو کا نکاح عزیزہ طاہرہ صدیقہ بنت پی احمد کٹی صاحب مرحوم آف مرکرہ کے ساتھ ... سو روپیہ مہر پر ... عبدالرحیم صاحب ... کا نکاح پی احمد ...

ادارِیہ .... بقیہ صفحہ نمبر ۲

اُن سے پہلے لوگوں کی اکثریت جادۂ ہدایت سے بھٹک گئی اور ہم نے اُن میں ہوشیار کرنے والے برگزیدہ افراد کو بھیج دیا ——!!

یہ وہ ثابت شُدہ صداقت ہے جسے دُوسری اقوام کے ساتھ افسوس ہے کہ خود اُمتِ مسلمہ نے بھی نظر انداز کر دیا۔ یہ وہ خاص ہدایت اور روشنی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ مسلمانوں کو اس لئے دی گئی تھی کہ تا جب بھی اُن پر ایسا وقت آئے اس کو یاد کریں اور بھٹکنے سے بچ جائیں۔ مگر افسوس کہ تقدیر کے نوشتے اُن کے حق میں بھی ویسے ہی پُورے ہوئے جس طرح پہلی امتوں کے متعلق ——!!

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَھَا حَیْثُ وَجَدَھَا کہ حق و حکمت کی بات مومن ہی کی گم شدہ متاع ہے جہاں سے بھی اُسے مل جائے وہ لے لیتا ہے۔ مگر آج کتنے مسلمان ہیں جو ان باتوں پر خالی بالطبع ہو کر غور کرتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے عذابوں میں۔ ابتلاؤں میں اور تکلیف دہ حالات میں ڈالے جا کر سخت جھنجھوڑے جا رہے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ قرآن کریم کی طرف توجہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ قرآن ہی ہے جس میں اُن کی تمام پریشانیوں کا حل بتایا گیا ہے۔ اور اس کو پسِ پُشت ڈال دینے کا خمیازہ اس ذلت اور نکبت کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

صوفی نذیر احمد صاحب کی قسم کے علماء اور ملت کے خیر خواہ بار بار قرآن کریم کی طرف لوگوں کو دعوت تو دیتے ہیں مگر خود قرآن کریم کی اُن ہدایتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس امت کے ایمان و عمل کو قرآن کریم سے مربُوط کرنے کے لئے خود مسلم زعماء کو بھی اپنے اندر تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ اور اسی حقیقت کو ذہن نشین کر لینے کی ازحد ضرورت ہے کہ مامورِ وقت کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ہی انقلاب انگیز زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور زندہ ایمان کے ساتھ مناسب حال عمل کے کرشمے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت جماعتِ احمدیہ کی تاریخ پر نظر کرنے سے مل سکتا ہے —— اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو اس تقابلی صورتِ حال سے عبرت حاصل کر کے اپنی عاقبت کے لئے زندہ ایمان اور عملِ صالح کی زادِ راہ جمع کرتا اور کل کے لئے آج فکر مند ہوتا ہے ——!!

خدمتِ سلسلہ کیلئے واقفین کی ضرورت

تبلیغِ اسلام کو تیز سے تیز تر کرنے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے چند نوجوان یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے پر تیّار ہوں۔ منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مڈل پاس ہوں۔ اُردو میں لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلّغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران انہیں پچھتر (۷۵) روپیہ اور ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰-۴-۱۳۰ کے گریڈ میں ماہوار گذارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع جملہ کوائف و خدمتِ سلسلہ کا سابقہ تجربہ۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

مہربانی کر کے امراء و صدر صاحبان۔ مبلغین و معلمین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کی طرف دوستوں کو تحریک بھی کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سکیم شعبۂ ناصراتُ الاحمدیہ برائے ۱۹۶۹ء

امسال ناصرات الاحمدیہ کے لئے تین معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ امتحان میں ناصرات کے تین پرچے ہوں گے۔ معیار سوم میں ۸-۹-۱۰ سال کی بچیاں شامل ہوں گی۔ معیار دوم میں ۱۱-۱۲-۱۳ سال کی بچیاں اور معیارِ اوّل میں ۱۴-۱۵ سال کی بچیاں شامل ہوں گی۔ مقرر کردہ نصاب لکھا جا رہا ہے جو درجِ ذیل ہے۔ تینوں امتحانوں میں شامل ہونے والی بچیوں کو عُمر کے لحاظ سے شامل کیا جائے۔

(۱) نصابِ معیارِ سوئم : (شامل ہونے والی بچیوں کی عُمر ۸، ۹، ۱۰ سال)

قرآن مجید ناظرہ - نماز سادہ - ارکانِ اسلام - نمازوں کے وقت اور تعداد۔ سورۃ اخلاص اور سورۃ النّاس۔ رَبَّنَا اٰتِنَا ..... والی دُعا۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ ..... والی دعا حفظ کرنا۔ کلمہ طیبہ۔ آنحضرتؐ کا نام۔ آپؐ کے والدین کے نام۔ خلفائے راشدین کے نام۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے نام۔ نظم ع ـــ "قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا" یاد کرنی ہے۔

(۲) نصابِ معیارِ دوئم : (عُمر ۱۱، ۱۲، ۱۳ سال)

راہِ ایمان کا پہلا حصہ۔ مکمل مختصر تاریخِ احمدیت کا صرف پہلا باب (عہد حضرت مسیح موعودؑ) یعنی صفحہ ۵۲ تک۔

(۳) نصابِ معیارِ اوّل : عُمر ۱۴، ۱۵ سال)

راہِ ایمان کا دُوسرا حصہ۔ مختصر تاریخِ احمدیت دُوسرا، تیسرا اور چوتھا باب یعنی صفحہ ۵۳ تا آخر۔ دُوسرا پارہ باترجمہ آٹھ رکوع تک۔ عام دینی معلومات۔

● —— تینوں معیار کی بچیوں کو اپنا عہد نامہ یاد ہونا چاہیئے۔

ناصرات کی ہر بچی کا امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی بچی کے متعلق یہ علم ہوا کہ وہ مرکز کے قائم کردہ نصاب کے مطابق امتحان میں شامل نہیں ہوئی تو اس کو سزا دی جائے گی۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس ہر لڑکی کا ریکارڈ رکھیں کہ آیا کونسی لڑکیاں کس کس معیار کے امتحان پاس کر چکی ہیں۔

بھارت کی تمام ناصرات کی سب بچیوں کا آپس میں مقابلہ ہوگا۔ اور تمام بچیوں میں اول، دوئم اور سوئم آنے والی بچیوں کو انعام دیا جائے گا۔

ہر امتحان میں پاس ہونے والی بچیوں کو آئندہ انشاء اللہ مرکز کی طرف سے سند بھجوائی جائے گی۔

میں تمام لجنات سے امید کرتی ہوں کہ وہ اپنے شعبۂ ناصرات کو مندرجہ بالا اسکیم کے مطابق تیار کریں گی۔ اور تینوں معیار کی بچیوں کو امتحان میں شامل کریں گی۔ تا بچیوں میں دینی علوم کا شوق زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔

یہ امتحان انشاء اللہ ماہِ ستمبر میں لیا جائے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

۵ جون 1969

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ مانکاگوڑا (اڑیسہ)

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعتِ احمدیہ موضع مانکاگوڑا ڈاک خانہ ضلع پوری (اڑیسہ) کے مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخاب کی منظوری عطا فرما دی ہے:-

(۱) مکرم مرزا شیر علی صاحب		پریذیڈنٹ۔
(۲) " منور علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی		سیکرٹری مال۔
(۳) " منشی عبدالرشید صاحب		امام الصلوٰۃ۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان

ولادت: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے نومولودہ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار: بشارت احمد محمود متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ احسان ۱۳۴۸ ہش (جون ۱۹۶۹ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ آٹھ روپے بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تا کہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر اُن کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیش نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے۔ ان احباب کو چٹھی کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

منیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۲۱	مکرم اے ایچ محمود صاحب	۱۵۷۵	مکرم خواجہ عبد الواحد صاحب
۱۰۳۱	” محمد شمس الحق صاحب	۱۵۸۳	” محمد احمد صاحب غوری
۱۰۶۸	” مولوی مہتاب خان صاحب	۱۶۳۷	” لطیف الرحمٰن صاحب
۱۰۵۵	” ایم۔ وانی ندیم صاحب	۱۶۴۱	” نور الحق صاحب
۱۰۸۲	” حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔	۱۷۹۱	” اللہ دتا صاحب گنائی۔
۱۰۹۱	” سید فیروز الدین صاحب	۱۸۶۱	” محمد احمد صاحب
۱۰۹۴	” سلیمان خان صاحب	۱۸۶۲	سیدہ محتشمہ خاتون صاحبہ
۱۱۳۸	” محمد حمید احمد صاحب	۱۸۶۴	” اے ڈی چکوڈی صاحب۔
۱۱۵۵	” ایم عبد القادر صاحب	۱۸۶۵	انجمن احمدیہ
۱۱۷۵	” انچارج ریڈنگ روم	[illegible]	کرنل فاروق لائبریری
۱۱۷۶	مسجد احمدیہ راسنے والی۔		
۱۱۸۲	” محمد صفی اللہ صاحب		
۱۱۸۵	” ڈاکٹر ایم سمیع اللہ صاحب		
۱۱۸۷	” غلام محمد صاحب مکندر		
۱۱۹۳	” سید ممتاز احمد صاحب۔		
۱۲۰۰	” منور خان صاحب۔		
۱۲۰۱	” محمد صلاح الدین صاحب۔		
۱۲۰۸	” سید حکیم صاحب		
۱۲۳۰	” ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب۔		
۱۲۵۶	” شیخ صالح محمد صاحب۔		
۱۳۲۶	” نصیر احمد صاحب		
۱۴۱۵	” محمد قربان صاحب		
۱۴۳۷	” علی احمد صاحب		
۱۴۱۶	” عالم خان صاحب		
۱۴۴۵	” محمد اسلم صاحب		
۱۴۵۴	میسرز ٹاپ ربڑ ٹریڈرس		
۱۴۸۸	” محمد معین الدین صاحب۔		

انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے برائے سال ۴۹ – ۱۳۴۸ ہش (۷۰ — ۱۹۶۹ء) مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) سیکرٹری مال — مکرم سید شہاب الدین صاحب
(۲) سیکرٹری اُمور عامہ و آڈیٹر — ” مولوی ذو الفقار علی خان صاحب
(۳) سیکرٹری تبلیغ — ” میر عبد الحمید صاحب
(۴) سیکرٹری تعلیم و تربیت و امین — ” مولوی سید محمد احمد صاحب۔
(۵) سیکرٹری ضیافت — ” سید شہاب الدین صاحب
(۶) سیکرٹری وصایا — ” یوسف علی خان صاحب
(۷) سیکرٹری تحریک جدید
(۸) سیکرٹری وقف جدید } — ” شیخ مبارک علی صاحب

۲۹ احسان (جون) — یوم التبلیغ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ جماعتیں ۲۹ – احسان بروز اتوار بمطابق ۲۹ – جون یوم تبلیغ منائیں۔

اس تقریب سعید کو منانے کے لئے ہر جماعت اپنے علاقہ اور ماحول کے مطابق پروگرام بنائے۔ حسب ضرورت ابھی سے نظارت ہذا سے لٹریچر طلب کر لیں تا کہ بوقت ضرورت کام آسکے — جملہ پریذیڈنٹ صاحبان۔ سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام پوری توجہ سے اس دن کو کامیاب بنائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمازِ جنازہ غائب

مورخہ ۳۰ ہجرت کو بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۱) قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر دھارواڑ۔ (۲) شیخ عالم صاحب کیرنگ (۳) صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ نسیم احمد صاحب بہار شریف۔ (۴) حسن بی بی صاحبہ صحابیہ اہلیہ مکرم فضل دین صاحب مرحوم (عرف پھجّہ قادیان) حال ربوہ ٭

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ — نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز { 23–1652 / 23 5222 } تار کا پتہ { "AUTOCENTRE"

اسپیشل ہوز پائپ/بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروس۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر 24 — 3272

تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ

شو روم: ۲۱/۱۰ بورجیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر 34 — 0401

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب سلسلہ سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار:

محمد عبد الحق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

اداریہ .... بقیہ صفحہ نمبر ۲

اُن سے پہلے لوگوں کی اکثریت جادۂ ہدایت سے بھٹک گئی اور ہم نے اُن میں ہوشیار کرنے والے برگزیدہ افراد کو بھیج دیا ——— !!

یہ وہ ثابت شُدہ صداقت ہے جسے دُوسری اقوام کے ساتھ افسوس ہے کہ خود اُمتِ مسلمہ نے بھی نظر انداز کر دیا۔ یہ وہ خاص ہدایت اور روشنی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ مسلمانوں کو اس لئے دی گئی تھی کہ تا جب کبھی اُن پر ایسا وقت آئے اس کو یاد کریں اور بھٹکنے سے بچ جائیں۔ مگر افسوس کہ تقدیر کے نوشتے اُن کے حق میں بھی ویسے ہی پُورے ہوئے جس طرح پہلی امتوں کے متعلق ——— !!

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ أَخَذَھَا حَیْثُ وَجَدَھَا کہ حق و حکمت کی بات مومن ہی کی گم شدہ متاع ہے جہاں سے بھی اُسے مل جائے وہ لے لیتا ہے۔ مگر آج کتنے مسلمان ہیں جو ان باتوں پر خالی بالطبع ہو کر غور کرتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے عذابوں میں۔ ابتلاؤں میں اور تکلیف دہ حالات میں ڈالے جا کر سخت جھنجھوڑے جا رہے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ قرآن کریم کی طرف توجہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ قرآن ہی ہے جس میں اُن کی تمام پریشانیوں کا حل بتایا گیا ہے۔ اور اس کو پسِ پُشت ڈال دینے کا خمیازہ اسی ذلت اور نکبت کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

صوفی نذیر احمد صاحب کی قسم کے علماء اور ملت کے خیر خواہ بار بار قرآن کریم کی طرف لوگوں کو دعوت تو دیتے ہیں مگر خود قرآن کریم کی اُن ہدایتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس امت کے ایمان و عمل کو قرآن کریم سے مربُوط کرنے کے لئے خود مُسلم زعماء کو بھی اپنے اندر تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ اور اسی حقیقت کو ذہن نشین کر لینے کی ازحد ضرورت ہے کہ مامُورِ وقت کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ہی انقلاب انگیز زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور زندہ ایمان کے ساتھ مناسب حال اعمال کے کرشمے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کا ثبوت جماعتِ احمدیہ کی تاریخ پر نظر کرنے سے مل سکتا ہے ——— اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو اس تقابلی صورتِ حال سے عبرت حاصل کر کے اپنی عاقبت کے لئے زندہ ایمان اور عملِ صالح کی زادِ راہ جمع کرتا اور کل کے لئے آج فکر مند ہوتا ہے ——— !!

خدمتِ سلسلہ کیلئے واقفین کی ضرورت

تبلیغِ اسلام کو تیز سے تیز تر کرنے اور جملہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت کے کام کو وسیع کرنے کے لئے وقفِ جدید کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے اس میں مزید توسیع کے لئے ایسے چند نوجوان یا صحت مند ادھیڑ عمر کے واقفین کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا شوق ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور مرکز کے حکم پر ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے پر تیار ہوں۔ منظور کردہ معیار کے مطابق ایسے احباب کم از کم میٹرک یا مڈل پاس ہوں۔ اُردو میں لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ کے دوران انہیں پچھتر (۷۵) روپے اور ٹریننگ میں کامیاب ہونے پر ۹۰ — ۴ — ۱۳۰! کے گریڈ میں ماہوار گذارہ دیا جائے گا۔

جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع جملہ کوائف و خدمتِ سلسلہ کا سابقہ تجربہ۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

مہربانی کر کے امراء و صدر صاحبان۔ مبلغین و معلمین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کی طرف دوستوں کو تحریک بھی کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سکیم شعبۂ ناصرات الاحمدیہ برائے ۱۹۶۹ء

اِمسال ناصرات الاحمدیہ کے لئے تین معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ امتحان میں ناصرات کے تین پرچے ہوں گے۔ معیار سوم میں ۸ — ۹ — ۱۰ سال کی بچیاں شامل ہوں گی۔ معیار دوم میں ۱۱ — ۱۲ — ۱۳ سال کی بچیاں اور معیارِ اوّل میں ۱۴-۱۵ سال کی بچیاں شامل ہوں گی۔ مقرر کردہ نصاب لکھا جا رہا ہے جو درج ذیل ہے۔ تینوں امتحانوں میں شامل ہونے والی بچیوں کو عُمر کے لحاظ سے شامل کیا جائے۔

(۱) نصابِ معیارِ سوئم : (شامل ہونے والی بچیوں کی عُمر ۸ ، ۹ ، ۱۰ سال)

قرآن مجید ناظرہ - نماز سادہ - ارکان اسلام - نمازوں کے وقت اور تعداد۔ سورۃ اخلاص اور سورۃ النّاس۔ رَبَّنَا اٰتِنَا ..... والی دُعا۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ .... والی دعا حفظ کرنا۔ کلمہ طیبہ۔ آنحضرتؐ کا نام۔ آپؐ کے والدین کے نام۔ خلفائے راشدین کے نام۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے نام۔ نظم ع " قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا " یاد کرنی ہے۔

(۲) نصابِ معیارِ دوئم : (عُمر ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ سال)

راہِ ایمان کا پہلا حصہ۔ مکمل مختصر تاریخِ احمدیت کا صرف پہلا باب (عہد حضرت مسیح موعودؑ) یعنی صفحہ ۵۲ تک۔

(۳) نصابِ معیارِ اوّل : عُمر ۱۴ ، ۱۵ سال)

راہِ ایمان کا دُوسرا حصہ۔ مختصر تاریخِ احمدیت دُوسرا ، تیسرا اور چوتھا باب یعنی صفحہ ۵۳ تا آخر - دُوسرا پارہ با ترجمہ آٹھ رکوع تک۔ عام دینی معلومات۔

● — تینوں معیار کی بچیوں کو اپنا عہد نامہ یاد ہونا چاہیئے۔

ناصرات کی ہر بچی کا امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی بچی کے متعلق یہ علم ہُوا کہ وہ مرکز کے تیار کردہ نصاب کے مطابق امتحان میں شامل نہیں ہوئی تو اس کو سزا دی جائے گی۔

تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے پاس ہر لڑکی کا ریکارڈ رکھیں کہ آیا کونسی لڑکیاں کِس کِس معیار کے امتحان پاس کر چکی ہیں۔

بھارت کی تمام ناصرات کی سب بچیوں کا آپس میں مقابلہ ہو گا۔ اور تمام بچیوں میں اول ، دوئم اور سوئم آنے والی بچیوں کو انعام دیا جائے گا۔

ہر امتحان میں پاس ہونے والی بچیوں کو آئندہ انشاء اللہ مرکز کی طرف سے سند بھجوائی جائے گی۔

میں تمام لجنات سے امید کرتی ہوں کہ وہ اپنے شعبۂ ناصرات کو مندرجہ بالا سکیم کے مطابق تیار کریں گی۔ اور تینوں معیار کی بچیوں کو امتحان میں شامل کریں گی۔ تا بچیوں میں دینی علوم کا شوق زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔

یہ امتحان انشاء اللہ ماہِ ستمبر میں لیا جائے گا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ مانکاگوڑا (اڑیسہ)

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعتِ احمدیہ موضع مانکاگوڑا ڈاکخانہ ضلع پوری ، (اڑیسہ) کے مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخاب کی منظوری عطا فرما دی ہے :-

(۱) مکرم مرزا شیر علی صاحب — پریذیڈنٹ۔
(۲) " منور علی خان صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی — سیکرٹری مال۔
(۳) " منشی عبد الرشید صاحب — امام الصلوٰۃ۔

ناظرِ اعلےٰ قادیان

ولادت : خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے نومولودہ کی صحت، وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار : بشارت احمد محمود متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

چندہ اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ احسان ۱۳۴۸ ہش (جون ۱۹۶۹ء) میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ اُن کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ آٹھ روپے بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تا کہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر اُن کی طرف سے چندہ وصول نہ ہُوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرماویں گے۔ ان احباب کو چٹھی کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

منیجر اخبار بدر قادیان

نمبر خریدار	اسماء خریداران	نمبر خریدار	اسماء خریداران
۱۰۲۱	مکرم اے ایچ محمودؐ صاحب	۱۵۷۵	مکرم خواجہ عبد الواجد صاحب
۱۰۳۱	" محمد شمس الحق صاحب	۱۵۸۳	" محمد احمد صاحب غوری
۱۰۶۸	" مولوی مہتاب خان صاحب	۱۶۲۷	" لطیف الرحمٰن صاحب
۱۰۵۵	" ایم۔ وائی ندیم صاحب	۱۶۲۱	" نور الحق صاحب
۱۰۸۲	" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۱۷۹۱	" اللہ دتا صاحب گنائی۔
۱۰۹۱	" سید فیروز الدین صاحب	۱۸۶۱	" محمد احمد صاحب
۱۰۹۳	" سلیمان خان صاحب	۱۸۶۲	سیدہ محتشمہ خاتون صاحبہ
۱۱۳۸	" محمد حمید احمد صاحب	۱۸۶۳	" اے ڈی چکوڈی صاحب۔
۱۱۵۵	" ایم عبد القادر صاحب	۱۸۶۹	انجمن احمدیہ
۱۱۷۵	" انچارج ریڈنگ روم	۱۸۶۴	کرنل فاروق لائبریری
۱۱۷۶	مسجد احمدیہ رانجے والی۔		
۱۱۸۲	" محمد صفی اللہ صاحب		
۱۱۸۵	" ڈاکٹر ایم سمیع اللہ صاحب		
۱۱۸۷	" غلام محمدؐ صاحب حکمند		
۱۱۹۳	" سید ممتاز احمدؐ صاحب۔		
۱۲۰۰	" منور خان صاحب۔		
۱۲۰۱	" محمد صلاح الدین صاحب۔		
۱۲۰۸	" سید حکیم صاحب		
۱۲۳۰	" ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب۔		
۱۲۵۶	" شیخ صالح محمدؐ صاحب۔		
۱۳۲۹	" نصیر احمد صاحب		
۱۴۱۵	" محمدؐ قربان صاحب		
۱۴۳۷	" علی احمد صاحب		
۱۴۱۶	" عالم خان صاحب		
۱۴۴۵	" محمد اسلم صاحب		
۱۴۵۴	میسرز ٹیپ زاہر ورکس		
۱۴۸۸	" محمد معین الدین صاحب۔		

انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے برائے سال ۴۹ - ۱۳۴۸ ہش (۷۰ - ۱۹۶۹ء) مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) سیکرٹری مال — مکرم سید شہاب الدین صاحب
(۲) سیکرٹری امور عامہ و آڈیٹر — " مولوی ذو الفقار علی خان صاحب
(۳) سیکرٹری تبلیغ — " میر عبد الحمید صاحب
(۴) سیکرٹری تعلیم و تربیت و امین — " مولوی سید محمد احمد صاحب۔
(۵) سیکرٹری ضیافت — " سید شہاب الدین صاحب
(۶) سیکرٹری وصایا — " یوسف علی خان صاحب
(۷) سیکرٹری تحریکِ جدید }
(۸) سیکرٹری وقفِ جدید } — " شیخ مبارک علی صاحب

۲۹ر احسان (جون) — یوم التبلیغ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ جماعتیں ۲۹ - احسان بروز اتوار بمطابق ۲۹ - جون یوم تبلیغ منائیں۔

اِس تقریبِ سعید کو منانے کے لئے ہر جماعت اپنے علاقہ اور ماحول کے مطابق پروگرام بنائے۔ حسبِ ضرورت ابھی سے نظارت ہذا سے لٹریچر طلب کر لیں تا کہ بوقتِ ضرورت کام آ سکے ——— جملہ پریذیڈنٹ صاحبان، سیکرٹریانِ تبلیغ اور مبلغین کرام پوری توجہ سے اس دن کو کامیاب بنائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمازِ جنازہ غائب

مورخہ ۳۰ ہجرت کو بعد نمازِ جمعہ مندرجہ ذیل مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اپنے قربِ خاص سے نوازے۔ آمین۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

(۱) قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر دھارواڑ۔ (۲) شیخ عالم صاحب کیرنگ (۳) صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ نسیم احمد صاحب بہار شریف۔ (۴) حسن بی بی صاحبہ صحابیہ اہلیہ مکرم فضل دین صاحب مرحوم (عرف پھجہ قادیان) حال ربوہ۔

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

23-1652 / 23 5222 } فون نمبرز } { "AUTOCENTRE" }

سپیشل قسم کے بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع - پولیس - ریلوے - فائر سروسز - ہیوی انجینئرنگ - کیمیکل انڈسٹریز مائنز - ڈیریز - ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری: ۱۔ برجورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر 24-3272

تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ

شو روم: ۲۱/۱۰ بورجیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر 34-0401

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب سلسلہ سے نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد عبد الحق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان